صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 15 اگست 2022ء بمطابق 16 محرم الحرام 1444 ہجری بعداز دوپہر دو بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْاؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ O فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ O يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ O وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ O فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ O فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ O فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ O فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّۚ O فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۔

(ترجمہ): اے گروہ جن وانس، اگر تم زمین اور آسمانوں کی سرحدوں سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ دیکھو نہیں بھاگ سکتے اِس کے لیے بڑا زور چاہیے۔ اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو تم جھٹلاؤ گے؟۔ (بھاگنے کی کوشش کروگے تو) تم پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا جس کا تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔ اے جن وانس، تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کا انکار کروگے؟ پھر (کیا بنے گی اُس وقت) جب آسمان پھٹے گا اور لال چمڑے کی طرح سرخ ہو جائے گا؟ اے جن وانس (اُس وقت) تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اُس روز کسی انسان اور کسی جن سے اُس کا گناہ پوچھنے کی ضرورت نہ ہو گی پھر (دیکھ لیا جائے گا کہ) تم دونوں گروہ اپنے رب کے کن کن احسانات کا انکار کرتے ہو۔ و آخِرُ الدعوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

رسمی کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں ان شہدا کو جن پر کل Terrorist attack ہوا، جب ہم لوگ اپنے اے سی کمروں میں آرام سے سو رہے تھے اور وہ پہرا دے رہے تھے اور ان پہ جب یہ Terrorist attack ہوا اور انہوں نے اپنی جانیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں شہادت کے رتبے سے فیض یاب کیا۔ میں ان شہداء کو سلوٹ کرتی ہوں اور اپنی تمام افواج پاکستان، بحری افواج، اسی طرح بری افواج، رینجرز، پولیس اور تمام میری جتنی بھی فورسز ہیں، ہم ان کے ساتھ ہیں اور جو بھی یہ بزدلانہ کام کر رہا ہے، تمام قوم سے میں استدعا کرتی ہوں کہ یکجا ہوں، یہ لوگ جو کہ پاکستان کو کمزور کرنا چاہتے ہیں اور میلی نظروں سے دیکھنا چاہتے ہیں، نکلیں باہر اور ان کی آنکھیں نکال کر ان کے ہاتھوں پہ رکھ دیں تاکہ ان کو نہ کچھ نظر آئے اور نہ ہی یہ کچھ دیکھ سکیں اور ہمارا پاکستان سلامت رہے۔ پاکستان زندہ باد۔
جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جو آپ بات کر رہے ہیں ہمایون خان، اس پہ ایڈجرنمنٹ موشن Already عنایت اللہ خان صاحب کی جمع ہے، وہ اسی پہ بات کریں گے۔ جی، ایڈجرنمنٹ موشن آج کے ایجنڈے پہ ہے، اس پہ بات کرتے ہیں ان شاء اللہ، ان کیلئے دعا کریں۔ ہمایون خان، آپ ہی دعا کرائیں۔
جناب ہمایون خان: جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ جس طرح نگہت بی بی نے پاک فوج کیلئے دعا اور دشمن کی مذمت کی اپیل کی ہے تو ہمارے Colleague ملک لیاقت صاحب زخمی ہوئے ہیں، ان کے ساتھ چار بندے زخمی ہوئے ہیں، دو گنرز شہید ہوئے ہیں اور ان کا ایک بھتیجا اور بھائی بھی شہید ہوئے ہیں، تو ان ساروں کیلئے ہم دعا کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بہادر خان صاحب۔
جناب بہادر خان: په سوات کښې اوشوله، دا زمونږ په لوئر دیر کښې اوشوله، په باجوړ کښې-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بہادر خان صاحب، ٹھیک دہ جی۔ بہادر خان صاحب، ایجنڈا اوگورئ ایجنڈا باندې شته۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Deputy Speaker: Questions` Hour: Question No. 15074, Ms. Shagufta Malik Sahiba.

* 15074 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیربلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی و وفاقی اداروں کے ملازمین لوکل کونسل بورڈ میں بطور ڈیپوٹیشن تعینات ہیں؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پچھلے دس سالوں میں کتنے صوبائی وفاقی اداروں کے ملازمین کس قانون اور کن حکام کے احکامات پر لوکل کونسل بورڈ میں تعینات ہوئے ہیں، نیز تمام تعینات شدہ ملازمین کے نام، متعلقہ ادارہ، بنیادی سکیل، این او سی اور تعینات کا عہدہ، بھرتی، پوسٹنگ اور ڈیپوٹیشن آرڈر کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب فیصل امین خان(وزیر بلدیات ودیہی ترقی) (جواب وزیر محنت نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ مختلف اوقات میں صوبائی حکومت کے مختلف افسران لوکل کونسل بورڈ میں مختلف عہدوں پر ڈیپوٹیشن پر تعینات رہ چکے ہیں۔

(ب) گزشتہ دس سالوں (2012-2022) کے دوران لوکل کونسل بورڈ میں صوبائی حکومت کی طرف سے ڈیپوٹیشن پر تعینات ہونے والے افسران کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	آفیسر کا نام	بنیادی سکیل	محکمہ، عہدہ
01	عطاء الرحمان	بی پی ایس19	اسٹیبلشمنٹ سیکرٹری لوکل کونسل بورڈ
02	غلام محمد	بی پی ایس19	اسٹیبلشمنٹ سیکرٹری لوکل کونسل بورڈ
03	ظفر علی	بی پی ایس19	اسٹیبلشمنٹ سیکرٹری لوکل کونسل بورڈ
04	سید رحمان	بی پی ایس19	اسٹیبلشمنٹ سیکرٹری لوکل کونسل بورڈ

محترمہ شگفتہ ملک: ډیره مننه۔ چیئرمین صاحب، ما جی سوال کښې لږ تاسو اوګورئ چې کوم نیمګړے سوال دے او په سوال کښې چې کوم ډیپارټمنټ ما تپوس کړے وو، یو خو هغه کمپلیټ نه دے، په دېکښې افغان کمشنریټ، ایجوکیشن ډیپارټمنټ، پی اینډ ډی ډیپارټمنټ، دا هغه ډیپارټمنټس دی چې د دې کوم آفیسرز دی هغوی په لوکل ګورنمنټ کښې څه TMOs تعینات شوی دی۔ د دې نه علاوه چې کوم داسې کسان دی چې هغه Already په ستره ګریډ کښې راغلي وو هغه دوئ دلته په انیس ګریډ کښې ماته Mention کړی دی، یو خو غلط بیانی شوې ده او بل نیمګړے سوال هم دے، نو داسې سوال چې دے په دې خو جی غیر سنجیدګی ده ډیره زیاته، لږ کمیټئ ته ئے ریفر کړئ، زما خو به دا خواست وی۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، میڈم نے جو کوسچن پوچھا ہے، اس کا جواب تو مل چکا ہے، پوری ڈیٹیل آئی ہے، میرے خیال سے اگر ہم روز بروز اسی طرح کے کوسچنز پوچھ کر اتنی بڑی ڈیٹیل منگوا کر پھر ہم کہیں گے کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں، میرے خیال سے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ پہلے یہ دیکھ لیں، میرے خیال سے اس پہ خرچہ بھی آیا ہوگا، اس پہ ٹائم بھی ضائع ہوا ہوگا، تو پہلے اس کو دیکھ لیں، اس کے بعد اگر ان کے ذہن میں کوئی شکوک و شبہات ہیں تو بالکل گورنمنٹ اس کو Respond کرے گی لیکن یہ کہ کوسچن آگیا ہے اور اس کا جواب بھی آگیا ہے، جو کوسچن پوچھا گیا تھا وہ جواب آیا ہے، Relevant جواب مل چکا ہے، اگر انہوں نے کوئی اور ضمنی کوسچن کرنا ہے تو اس کا ایک الگ طریقہ کار ہوتا ہے، اگر ضمنی کوسچن انہوں نے کرنا ہے اور اس میں نہیں ہے، پہلے تو میری ریکویسٹ ہے کہ اس کو پڑھ لیں، بہت زیادہ ڈیٹیل آئی ہوئی ہے، تو میرے خیال سے یہ جو ڈیپارٹمنٹ اتنی محنت کرکے جواب دیتا ہے تو پھر اس کو Appreciate بھی کرنا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: سپیکر صاحب، دا جواب به دوئ سره موجود وی، دا کوم دوئ د تفصیل خبره کوی، ما سره نشه جی، ما ته چې دوئ کوم جواب راکړے دے، په هغې کښې د غه څلور چې کوم کسان دی، آفیسرز دی او په هغې کښې هم دا غلط بیانی ده چې هغه په ستره ګریډ کښې راغلي، دلته دوئ ماته انیس ګریډ لیکلے

دے۔ بل دا دہ جی، چې ما د کوم ډیپارټمنټ خبرہ اوکړہ چې ایجوکیشن ډیپارټمنټ دے ، پی اینډ ډیپارټمنټ کسان چې کیډر هم جدا دے ، هغه TMOs تعینات شوی دی نو هغه ډیټیل هم په دېکښې نشته، نودا ما کتلے دے او ماته چې کوم راغلے دے نو په هغې کښې دا غلط بیانی شوې دہ چې تا د یو ډیپارټمنټ کسان اغستی دی او هغه تا TMOs لګولی دی، نو پکار دا دہ چې زما په سوال کښې بیا تاسو ماته راکړے وے، نو ماته په سوال کښې نه دی راکړی شوی جی، او بل غلط بیانی شوې دہ ځکه زہ وایم چې جی تاسو ریفر کړئ، زما به ریکویسټ وی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، جو لوکل کونسل بورڈ کا سیکرٹری ہوتا ہے، وہ سترہ گریڈ کا نہیں ہوتا ہے، وہ انیس گریڈ کا ہوتا ہے۔ یہ کہتی ہیں کہ غلط بیانی ہوئی ہے تو غلط بیانی کہاں ہوئی ہے؟ مطلب جو لوگ جن کے آگے گریڈ انیس لکھا ہے، ان کی باقاعدہ پوسٹنگ ہوئی ہے، سیکرٹری لوکل کونسل بورڈ وہاں پر رہ چکے ہیں، تو مجھے نہیں لگتا، کہاں پہ غلط بیانی ہوئی ہے؟ کیونکہ وہ سترہ میں وہ ہو نہیں سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میډم، که تاسو نوټیفکیشن اوګورئ دې نوټیفکیشن کښې Clear cut دوئ لیکلی دی، BPS-19 لیکلے شوے دے جی۔

محترمہ شگفتہ ملک: اسسټنټ ډائریکټر په دې پوسټ باندې په سترہ ګریډ کښې وو جی، زہ تاسو ته دا وایم چې اوس دا خو اوسنے دے جی، دے وائی د اپوائنټمنټ خبرہ ما کړې وہ چې کله دا دوئ لګولے وو، دا سترہ ګریډ کښې وو، دوئ ماته انیس لیکلے دے ، زہ هغه خبرہ کوم، بل زہ د کیډر خبرہ کوم چې یو TMO تاسو لګوئ د پی اینډ ډی ډیپارټمنټ نه یا د افغان کمشنریټ نه نو د هغوی خو کیډر هم جدا دے نو بیا خو پکار دے چې تاسو ما ته لیکلے وے چې دا څه وجه دہ او ډیټیل هم تاسو راکړے وے ، زہ خو جی دغه خبرہ کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، ڈیپوٹیشن کی اپنی ایک پالیسی ہوتی ہے، اس پالیسی کے تحت ہی ڈیپوٹیشن ہی پھر تعیناتی ہوتی ہے اور دوسری بات یہ کہ 2012 میں Induction ہوئی ہے کہ جو لوگ سترہ میں تھے، وہ پھر اٹھارہ، انیس، تو اب وہ تو نہیں ہو سکتا کہ وہی سترہ میں ہی رہیں، یہ 2022 ہے تو جب انہوں نے لکھا ہے تو وہی پوسٹ لکھی ہے جو گریڈ لکھا ہے جو اس وقت ان کے پاس۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال سے تو اس کا جواب کافی وضاحت سے ہم نے بتا دیا آپ کو۔

محترمہ شگفتہ ملک: ما ته جی، گورئ جی، ما ته هیڅ قسمه هغه نیشته که دوئ ئے نه لیږی، نه دې لیگی، زما خو صرف دا هغه دے چې سوال نیمگړے دے، دېکښې د دوئ چې کوم آرډر دے، این او سی ده، دا تپوس ما په سوال کښې کلیئر کړے دے، ما ته په جواب کښې نه دے ملاؤ، زما خو جی دا تحفظات دی چې سوال ما کوم کړے دے، دا سوال ډیپارټمنټ گوری نه او خپل ځان نه چې کوم دوئ سره څه لیکلی پراته وی، کال مخکښې را لیږلی وو، هم هغه جواب بیا ورکوی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت صاحب، دوئ خو تاته چې کوم جواب ورکړے دے هغه خو ټهیک ده خو دېکښې هغه ایکسټرا څه تپوس کول غواړی نو ډیپارټمنټ سره دې کښینی، دا مسئله دې حل کړی۔

محترمہ شگفتہ ملک: دېکښې دا ډیټیلز---

وزیر محنت وافرادی قوت: بالکل جی، ډیټیل ورته پکار دے، ډیټیل به ورله ورکړو، څه خبره خو نشته،.Any time

جناب ڈپٹی سپیکر: ډیټیل ورله ورکړئ جی، تهینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 15202، جناب خوشدل خان صاحب۔

* 15202 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 15-2014 سے لیکر سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے 21-2020 تک محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سالوں میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں پر کتنا خرچ کیا گیا اور کتنا منقضی ہوا، تفصیل فراہم کی جائے، نیز منقضی ہونے کی وجوہات بھی فراہم کی جائیں؟

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ ہاؤسنگ / پی ایچ اے نے مذکورہ مالی سالوں میں ملنے والی رقوم کو مختلف ہاؤسنگ سکیموں میں ترقیاتی کاموں پر خرچ کیا اور جو رقم خرچ نہیں ہوئی، اس کو واپس کر دیا گیا۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ زه به د منسټر صاحب توجه دې ADP No. 214-15, Final grantطرف ته غواړم، د دې په Bottom کښې Construction of Boundary Pillars at Land Bank Surizai Bala, دے Peshawar، دا اماؤنټ ئے ایښودے دے، بیا هم دغه اماؤنټ دوئ واپس کړو، وائی چېLocal hindrance ، چې لوکل جګړه ده، بیا هم دا دوباره بله اے ډی پی کښې 2015-16 کښې راغلو، په دېکښې دوئ وائی چې The scheme has been dropped due to land dispute. اخری 2020-21 کښې بیا دوئ یو نوے سکیم ورکړے دے چې د هغې Nomenclature: Construction of Boundary wall, Main Gate, Check post i.e. Seed Money at Surizai District Peshawar, under Naya Pakistan Housing Program. اس میں یہ مجھے Justification منسٹر صاحب دے دیں اور یہ انفارمیشن دے دیں کہ سائٹ وہی ہے، آپ نے جو پہلے ADP 2014-15, 2015-16 میں وہی ہاؤسنگ سکیم اسی زمین، اسی لینڈ پر اور پھر آپ نے اس سکیم کو ڈراپ اس وجہ سے کیا کہ یہاں پر Land dispute ہے، Hindrance ہے، پھر وہی آپ نے دوبارہ Repeat کر لیا، کسی اور میں، تو یہ کس طرح، یہاں پر آپ کی بات ہو چکی ہے، کوئی ایگریمنٹ ہو چکا ہے، کیا بات ہے؟ یہ ذرا بتادی۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر امجد صاحب۔

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): شکریہ جناب سپیکر صاحب، خوشدل خان صاحب ہمارے بڑے بھائی ہیں اور اس نے جو Question raise کیا ہوا ہے، بالکل بجا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سوڑیزئی کی جو ہم نےLand purchase کی تھی ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ نے، یہ 2011-12 میںPurchase کی تھی۔ اس کے بعد جب یہاں پہ ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ نے سکیم کروانا چاہا تو وہاں کے جو لوکل تھے جو قابضین تھے، یعنی زمین پہ جو قابضین تھے، زمین توLand owner سے لی گئی تھی تو قابضین وہاں پہ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم زمین کا قبضہ نہیں دیتے، اس کی وجہ سے ڈیپارٹمنٹ نے اس وقت جو اس کیلئے اماؤنٹ رکھی تھی، اس کو واپس کیا، Surrender کیا کیونکہ Dispute تھا۔ اس کے بعد 2018 میں جب پی ٹی آئی کی دوبارہ گورنمنٹ آئی تو پاکستان ہاؤسنگ سکیم کیلئے وہی زمین، کیونکہ زمین کا Title، زمین کیOwnership پی ایچ اے ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے تو انہوں نے دوبارہ وہی سکیم پاکستان ہاؤسنگ سکیم

کیلئے دے دی، تو اس کیلئے یہ اماؤنٹ رکھی، اس میں ہمارا ایگریمنٹ فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ یہ ہوا تھا کہ Boundary wall اور اس کا جو مین گیٹ ہے وہ ہم بنا کر دیں گے، باقی آپ اس پہ پیسے لگائیں گے، تو اس پہ جب ہماری ٹیم سروے کیلئے گئی تو وہاں پہ لوکل لوگ نکل آئے تو انہوں نے ہمارے سٹاف، جو ہمارا ٹیکنیکل سٹاف تھا، جو سروے سٹاف تھا، اس پر فائرنگ وغیرہ کی اور اس کی باقاعدہ ایف آئی آر وغیرہ سب کچھ درج ہے، سترہ دفعہ ہمارا ڈیپارٹمنٹ گیا، سترہ دفعہ وہ لوگ نکل آئے۔ ان کا ایک ایشو ہے، وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم یہاں پہ چھ، سات سو سال سے قابض ہیں، ان زمینوں کو ہم کاشت کرتے ہیں، میرے خیال میں خوشدل خان بھائی کو اس کا بہت اچھا اندازہ ہوگا، اس کیلئے ہم نے پھر ایک کمیٹی بنائی جس میں ہمارے ڈی جی صاحب، ہمارے سیکرٹری صاحب، کمشنر پشاور، ڈی سی پشاور، اے سی پشاور جو وہاں کا متعلقہ اے سی ہے، تو ان کے ساتھ ہماری ہر پندرہ دن کے بعد Negotiations ہوتی ہیں Last fifteen جو پندرہ دن ہو گئے ہیں، اس پہ ہماری ان کے ساتھ، ان کا جرگہ آیا تھا، ان کے ساتھ میں نے خود ملاقات کی، پھر ہم نے اسے کہا کہ یہ سکیم ہم نے کروانی ہے کیونکہ اس پہ لوگوں کی الاٹمنٹ بھی ہو چکی ہے، اس کو ہم نے ایڈورٹائز کیا تھا، اس کی الاٹمنٹ بھی ہو چکی ہے، تو اسی لئے تو کرانا ہے۔ پھر ہماری Negotiations بالکل آخری مراحل میں ہیں، اس کمیٹی میں فضل الہیٰ صاحب بھی ہیں، تو ان شاء اللہ بہت جلد یہ جو Dispute ہے، ان شاء اللہ باہمی مفاہمت سے ہم کوشش کریں گے کہ اس کو ختم کریں اور یہ اس صوبے کے لئے ایک بہت بڑی اور اچھی سکیم ہے تاکہ ہم اس کو کریں لیکن یہ جو پیسے واپس ہم نے Surrender کئے تھے، کیونکہ اس وقت یہی Dispute چل رہا تھا، تو اس لئے ہم نے واپس کئے تھے، تو اب دوبارہ ہم نے اس کو Allocate کیا ہے اور اس کا ٹینڈر بھی ہو چکا ہے، تو اگر خوشدل خان صاحب کچھ اور کہنا چاہتے ہیں تو۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی، خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>: میں Simple سا یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ ان کے Elders سے ملے ہیں، کیا کوئی ایگریمنٹ طے کیا ہے؟ اور آیا آپ نے وہاں کے لوکل ایم پی اے یا کسی اور سے آپ نے رابطہ کیا ہے؟ ان کے جو مسائل ہیں، وہاں لوگوں کے مسائل ہیں، قابضین کے مسائل ہیں، Owners کے مسائل ہیں، اس کے بارے میں، دیکھو یہ اس طرح تو آپ ہر جگہ پر ایک بناتے رہیں گے، آپ ایلوکیشن

کرینگے لیکن وہ آپ حاصل نہیں کر سکیں گے، Disputeکی وجہ سے، تو پھر آپ کی کیا پالیسی ہو گی، اس کیلئے آپ لوگوں نے کیا کوئی رولز، کوئی قانون سازی اس کیلئے کی ہے یا نہیں؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی ڈاکٹر امجد صاحب۔

<u>وزیر ہاؤسنگ</u>: سپیکر صاحب، میں خوشدل خان صاحب کو بالکل Invite کرتا ہوں کیونکہ میرے خیال میں ان کا یا صلاح الدین صاحب کا حلقہ ہے، جو ہماری کمیٹی ہے، اس میں اگر یہ بیٹھنا چاہتے ہیں تو بالکل ہم ان کو وہاں پہ بٹھائیں گے، رولز ریگولیشنز ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے بنے ہیں، اس رولز ریگولیشنز کو ہم بالکل Violateنہیں کرینگے لیکن میں نے پہلے آپ کو بتایا کہ یہ 2012 میں یہ زمین Purchaseہو گئی تھی، اس وقت ہماری گورنمنٹ نہیں تھی، اس وقت میرے خیال میں خوشدل خان صاحب کی پارٹی اور پیپلز پارٹی کی Coalition حکومت تھی، تو اگر یہ ہمارے ساتھ کمیٹی میں آنا چاہتے ہیں تو میں Most welcome کہتا ہوں اور ہمارے لئے آسانی ہو گی کیونکہ یہ صوبے کیلئے Billions rupees کی سکیم ہے تو میں چاہتا ہوں کہ یہ سکیم ہو جائے، تو خوشدل خان صاحب یا صلاح الدین صاحب یا جو بھی کمیٹی میں آنا چاہتے ہیں، ہم ان شاء اللہ کوشش کریں گے کہ ان لوگوں کو بھی Facilitateکریں تاکہ ان کا بھی نقصان نہ ہو اور حکومت کا بھی نہ ہو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: ٹھیک ہے جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے، کوسچن نمبر۔۔۔۔

<u>جناب فضل الہیٰ</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: فضل الهیٰ صاحب، کبنیئنی چې کله هغه يو خل سوال اوکړو، پکار ده ته هغه وخت کبنې پاخیدلے وې د منسټر جواب نه پس، بس تاسو کبنیئنی جی۔

<u>جناب فضل الہیٰ</u>: زما د حلقې خبره ده جی۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تاسو د حلقې خبره وه جی نو تاسو له پکار ده چې هغه وخت پاخیدلے وے او ما سره مو خبره کړے وے۔ کوسچن نمبر 15420، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

* 15420 _ <u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> کیاوزیرہاؤسنگ ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع جنوبی وزیرستان (سابقہ فاٹا) محکمہ ہاؤسنگ کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(2) مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے ؟

<u>جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ):</u> (الف) جی نہیں۔

(ب) موجودہ حکومت نے ضلع جنوبی وزیرستان (سابقہ فاٹا) محکمہ ہاؤسنگ کے شعبے کے لئے کوئی ترقیاتی فنڈ مختص نہیں کیا ہے، البتہ تمام ضم شدہ اضلاع میں ہاؤسنگ کالونیز بنانے کیلئے موزوں زمین کی نشاندہی اور فیزبیلٹی سٹڈی کیلئے 23 دسمبر 2021 کو PC-II کی منظوری ہو چکی ہے جس میں ضلع جنوبی وزیرستان بھی شامل ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں نے ہاؤسنگ میں وزیر ہاؤسنگ سے سوال کیا ہے کہ جنوبی وزیرستان جو ایکس فاٹا ہے، اس کیلئے انہوں نے کتنا ترقیاتی فنڈ مختص کیا ہے ؟ اور پھر دوسرا جو میرا سپلیمنٹری کہہ لیں اس کو، کہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے اور کتنا خرچ کیا گیا ہے ؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> صلاح الدین صاحب، موبائیل پہ بات نہ کریں آپ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جی ----۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> صلاح الدین صاحب، آپ موبائیل پہ بات کر رہے ہیں، موبائل پہ بات نہ کریں ورنہ آپ سے میں موبائیل لے لونگا۔ جی میڈم۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جی جناب سپیکر صاحب، انہوں نے جو جواب دیا ہے، وہ دیا ہے کہ ہم نے جنوبی وزیرستان کے علاوہ کہیں بھی فاٹا میں ترقیاتی فنڈ مختص نہیں کیا، البتہ جو ضم شدہ اضلاع ہیں، ان کی ہاؤسنگ کالونیز بنانے کیلئے موزوں جگہ اور ساتھ ان کی فیزبیلٹی کو دیکھ رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے توسط سے ان سے یہ ریکویسٹ کرنا چاہتی ہوں کہ وزیرستان ایک ایسا علاقہ ہے کہ جہاں پہ جن کو ہم مسلمان نہیں کہتے ہیں، کافر کہتے ہیں اور ان کافروں نے ہمارے بہت سے لوگوں کو وہاں پہ افواج پاکستان کو تمام لوگوں کو شہید کیا اور ان لوگوں کو وہاں سے بے گھر کیا، تو سب سے پہلے میں سمجھتی ہوں کہ منسٹر

ہاؤسنگ کو چاہیئے تھا کہ وہ ان جگہوں پہ ضرور کالونیاں بناتے تاکہ وہ لوگ اپنے اپنے گھروں کو اور اپنی اپنی Shopsاور اپنی تمام جو ان کی سرگرمیاں تھیں، تو وہ اپنا کاروبار زندگی اور اپنا جو رہن سہن ہے، ابھی بھی بہت سے لوگ خیموں میں بس رہے ہیں، وہاں پہ Facilities نہیں ہیں، باتھ رومز کی Facility نہیں ہے، کچھ بھی نہیں ہے، تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ابھی بھی وہاں پہ دہشت گردی ہو رہی ہے، ابھی بھی وہاں پہ یہ ظالم لوگ ہمارے مسلمانوں کو مار رہے ہیں، ابھی بھی یہ کم بخت لوگ جو کہ مردار لوگ ہیں، یہ ہمارے لوگوں کو وہاں سے بلکہ وہاں پہ کیا کہ سوات میں دیکھ لیں، مٹہ میں دیکھ لیں، دوسری جگہوں پہ دیکھ لیں، ہمارے لیاقت بھائی کو دیکھ لیں، یہاں پہ وہ اب اندوہناک واقعے شروع ہو چکے ہیں اور یہ وہ مردار اور وہ لوگ ہیں کہ جن کا نہ کوئی مذہب ہے اور نہ کوئی انسانیت ہے اور نہ ہی یہ مسلمان ہیں، میں ان کو مسلمان بھی نہیں سمجھتی ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم، آپ کو نشستن پہ آجائیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: میں آپ کے توسط سے آپ سے یہ Surety چاہتی ہوں کہ اس کو مہربانی کریں اور اس کو First priority پہ رکھیں تاکہ یہ جو بے گھر لوگ ہیں، یہ اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں اور اس میں آپ قواعد و ضوابط میں اگر تھوڑی سی اگر ادھر بھی کر دیں تو ہمیں اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہوگا تاکہ وہ لوگ اپنے اپنے گھروں کو جائیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی سپلیمنٹری، میر کلام صاحب، جی میر کلام صاحب کا مائیک On کریں۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: مهربانی سپیکر صاحب، زما په خیال چې د هاؤسنګ ډیپارټمنټ یو که هغه ډیپارټمنټ دا وی چې Merged اضلاع چې ضم شوی دی، د دوئ Activities هلته یا دا سې ریګولر نه دی تلی نو د منسټر صاحب نه به زما ریکویسټ دا وی چې بالکل د Merged اضلاع د پاره یو سپیشل دا سې پلان جوړ شی چې هلته خلق د دې شیزونو سره ډیر عادت هم نه دی او ډیر په اسانه طریقه سره چې هغه خلقو ته یو پروګرام ورکړے شی نو بیا به د حکومت کار هم شروع شی هلته او خلق به هم په دیکښې حصه واخلی۔ مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ڈاکٹر امجد صاحب۔

<u>وزیر ہاؤسنگ</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے نگہت بی بی نے جو سوال اٹھایا ہے، جواب تو ہم نے دیا ہے اور وہ میرے خیال میں Satisfied بھی ہیں اس سے، لیکن میں تھوڑا سا اس میں

Addition کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ اس اے ڈی پی میں 22-2021 میں تمام جتنے بھی Merged districts ہیں ان کیلئے ہم نے فنڈز مختص کئے ہیں ، اے ڈی پی میں رکھے ہیں، پھر میں نے Personally یہاں پہ ہاؤس میں جتنے بھی ہمارے Colleagues ہیں، ان سب کو میں نے کہا ہے، ان میں ایم پی ایز بھی ہیں، جو ایم این ایز ہیں، اپوزیشن کے تقریباً جو بھی مجھ سے ملا ہے، میں نے ان کو کہا کہ آپ کیونکہ ہاؤسنگ سکیم ایک، نہ تو یہ سکول ہے نہ کالج ہے، یہ تو مطلب ہے کم از کم پانچ چھ سو کنال اس کیلئے زمین چاہیئے، جو چھوٹی ہاؤسنگ سکیم ہوتی ہے تو میں نے سب کو کہا ہے کہ اگر Voluntarily آپ دیکھ لیں اور آپ کے جو علاقے ہیں، ان میں اگر ہمیں کوئی Identification ہو جائے زمین کی، اس کے علاوہ تقریباً سب جتنے بھی Merged districts ہیں، ان میں میں خود دو دو تین دفعہ میں نے وزٹ کیا ہے، اقبال وزیر صاحب بھی میرے ساتھ ایک دو تین وزٹس میں تھے، انور زیب صاحب بھی ہمارے ساتھ تھے، تو وہاں پہ ڈی سی صاحبان کو ہم نے Verbally بھی کہا ہے کہ ہمیں کوئی Identification کروائیں، جس طرح نگہت بی بی کی Observation ہے یا ان کیلئے وہ اچھائی کا سوچ رہی ہیں، تو اور ہم نے باقاعدہ لیٹرز لکھے ہیں، کمشنر صاحبان کو اور ڈی سی صاحبان کو کہ Merged districts چونکہ یہ بہت زیادہ Affect ہو چکے ہیں اس جنگ میں، جو کہ نہ ہماری جنگ ہے نہ مسلمانوں کی جنگ ہے اور یہ جو دہشت گردی کی لہر میں یہ جو لوگ تباہ ہوئے ہیں اور یہ آپ نے دیکھا جو پچھلے ایک دو ہفتوں سے سوات میں حالات تھے، لوگ اتنے زیادہ پریشان تھے کہ پھر ہمیں خود جانا پڑا وہاں پہ، بازاروں میں ہم گھومے، سارے جو ہمارے سوات کے ایم پی ایز تھے، ایم این ایز تھے، یہ اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے اور اگر اس طرح کی بات آتی ہے تو سب سے پہلے ہم آپ لوگوں کے ساتھ کھڑے ہونگے، ہم یہاں سے نہیں نکلیں گے، ہم لوگوں کو گھر گھر جا کر بتائیں گے کہ ہم امن کے خواہاں ہیں، ہم امن چاہتے ہیں اور ان شاء اللہ امن کیلئے اگر ہماری گردنیں بھی کٹ جائیں تو ہمیں کوئی اس فکر نہیں ہے، تو جس طرح نگہت بی بی نے کہا ہے کہ وہ علاقے جو Merged districts ہیں وہ زیادہ مستحق ہیں، تو میں پھر بھی ریکویسٹ کرتا ہوں جتنے بھی ہمارے Colleagues ہیں کہ اگر وہ اپوزیشن کے ہیں، وہ ہمارے ٹریژری بینچز کے ہیں کہ وہ ہمیں Voluntarily Identification کروائیں تاکہ ہم وہاں پہ کیونکہ وزیرستان وہ علاقہ ہے جہاں پہ میں خود گیا ہوں، وہاں پہ ہزاروں مکانات نیست و نابود ہو چکے ہیں، اس طرح باجوڑ میں، اس طرح ہر جگہ پہ، تو ان شاء اللہ ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ ان کیلئے یہ جو ہاؤسنگ کالونیز ہیں، وہ بنائے گا

لیکن یہی صرف آپ سے تعاون ہے، ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ سے، ایڈمنسٹریشن سے بھی جو ہماری وہاں پہ لوکل ایڈمنسٹریشن ہے اور ان کو ہم نے لیٹر بھی لکھا ہے اور یہاں پہ ہمارے Colleagues سے بھی کہ ہمیں اس طرح کی زمینیں اگر ہوں، سٹیٹ لینڈ ہے یا ابھی ہمارے ریگولیشنز بنی ہیں ہاؤسنگ کی، تو اس ریگولیشنز میں ہمارے پاس پانچ چھ ماڈل ہیں، اس ماڈل میں لینڈ شیئرنگ بھی ہے، اس میں PPP ہے، اس میں Facilitation mode ہے جو بہت آسان طریقے سے اور لوگوں کو، Land owners کو بھی فائدہ ہوگا اسی سے، اور صوبے کو بھی ہوگا اور عوام کو بھی ہوگا، تو ان شاء اللہ ہم Ensure کراتے ہیں، ہم Surety دیتے ہیں کہ ہم وہاں پہ سکیمیں کرائیں گے، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ عائشہ نعیم صاحبہ اور رابعہ بصری صاحبہ، آپ کی آواز کافی Loud آ رہی ہے جی، باتیں نہ کریں جی۔ کوسچن نمبر 15259، حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 15259 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں محکمہ بلدیات میں تعینات مستقل اور کنٹریکٹ ملازمین کی سکیل اور ضلع وار تعداد کیا ہے؛

(ب) محکمہ میں تعینات کمپیوٹر آپریٹروں، کلرکس، ڈرائیوروں، خواتین، اقلیتی ملازمین اور کلاس فور ملازمین کی الگ الگ سکیل وار و ضلع وار تعداد کیا ہے؛

(ج) صوبہ بھر میں محکمہ بلدیات کے دفاتر، کمپیوٹروں اور گاڑیوں کی ضلع وار تعداد کیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب فیصل امین خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی) (جواب وزیر محنت نے پڑھا): (الف) صوبہ میں محکمہ بلدیات میں تعینات مستقل اور کنٹریکٹ ملازمین کی موصول شدہ تفصیلات لف ہیں۔ (تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جواب آپ کے سامنے ہے، محکمے نے اٹھائیس صفحات کا اس پہ جواب تو دیا ہے لیکن وہ سارا جواب بہت تضادات سے بھرا ہوا ہے۔ محکمے کے جواب کے مطابق اس وقت صوبے کے چار اضلاع جو باجوڑ، ساؤتھ وزیرستان اور نارتھ وزیرستان میں محکمہ بلدیات کا کوئی دفتر موجود نہیں ہے۔ دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ ضلع باجوڑ میں محکمہ بلدیات کے پاس دو گاڑیاں اور پندرہ کمپیوٹرز جو ہیں، انہوں نے باجوڑ کو دیئے ہوئے ہیں۔ جبکہ نوشہرہ، اپر دیر،

اپر چترال تورغر، اور کرزئی اور کوہستان کے اضلاع میں محکمے کے پاس کوئی گاڑی نہیں ہے، تین ہزار تین سو سترہ (3317) افراد پر مشتمل ڈسٹرکٹ وائز سٹاف کی جو تفصیل فراہم کی گئی ہے اس کے مطابق ضلع باجوڑ، بٹگرام، مانسہرہ، ہری پور جیسے اہم ترین اضلاع میں صرف ایک ملازم کی تقرری ہوئی ہے۔ اس لسٹ کے مطابق بونیر، ہنگو میں دو دو جبکہ اور کرزئی، ایبٹ آباد میں تین تین اور وزیر اعلیٰ صاحب کے اتنے اہم سوات جیسے ضلع میں محکمہ بلدیات کے پاس صرف پانچ افراد ہیں جبکہ ایک اور افسوس کی بات یہ ہے کہ انہیں اضلاع میں اقلیتوں کا کوئی، یعنی ان کو کوئی پوسٹ نہیں دی گئی اور سب سے آخر میں اور انتہائی افسوس کی بات یہ ہے کہ اکیس اضلاع کے اندر خواتین کی کوئی تقرری نہیں ہوئی، بلدیہ کا یہ جو محکمہ ہے اس میں خواتین کو اکیس اضلاع کے اندر اس میں کوئی جگہ نہیں دی گئی، لہذا میری تو یہ ریکویسٹ ہو گی منسٹر صاحب سے کہ اس سوال پہ تھوڑی سی ڈیٹیل پہ بحث کرنے کیلئے اس کو کمیٹی میں ریفر کریں، یہ ان کے اپنے جواب کے اندر یہ ساری باتیں انہوں نے کہی ہیں جو کہ خود بخود ایک سپلیمنٹری سوال ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: Ji, concerned Minister, to respond. ایک منٹ جی، نثار مہمند صاحب، سپلیمنٹری، جی نثار مہمند صاحب۔

جناب نثار احمد: شکریه، سپیکر صاحب۔ د دې سره Related زما چونکه د بلدياتو مسئله ده، زمونږ په New merged areas کښې چې کوم د بلدياتو د پاره ويلج سيکرټريز يا د بلدياتو اليکشن شوے وو، په هغې کښې د بده مرغه زمونږ سره څه داسې ويلج سيکرټريز، هغوی ئے په کوټه سسټم کښې اچولے وو او هلته ويلج سيکرټريز نشته چې زما په ضلع کښې د نهه ويلج کونسلو ويلج سيکرټريان نشته، خلقو ته دومره تکليف دے چې خلقو ډيتهـ سرټيفکيټ، برتهـ سرټيفکيټ يا داسې پرابلمز دی ورته چې هلته هغوی ورته دغه نه ورکوی۔ زما تاسو ته ريکويسټ دے چې منسټر صاحب دې د هغې د پاره هدايات جاری کړی چې کم از کم نور نزدی Nearest چې کوم ورسره وی چې هغوی ته خپله open کړی، Keyورته کهلاؤ کړی، کم از کم چې په هغه VCs کښې د هغوی اندراج کيږی، ځکه چې دغه يو ډير لوئے پرابلم دے، ډيره لويه غټه مسئله ده خلقو ته، ډيره مننه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Ji, concerned Minister, to respond. فضل الٰہی صاحب، آپ کی آواز کافی زیادہ آرہی ہے، آپ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں، آپ اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں جی، اگر آپ نے بات کرنی ہے تو لابی میں چلے جائیں۔ جی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، یہ Again میں کہونگا، تقریباً یہ میں نے گنے ہیں ایک سو بیس (120) صفحے کا جواب ہے، میں ان سے گزارش کرونگا کہ اگر ہم اپنے حلقے کے حوالے سے کوئی کوئسچن پوچھیں تو اس کا Relevant جواب بھی آسان ہوگا۔ اب ایک سو بیس (120) صفحے ہیں، ایک سو بیس (120) صفحے پورے صوبے کے حوالے سے ہیں، جواب آگیا ہے، ایک سو بیس (120) صفحے کا جواب آگیا ہے سکیل وائز، ضلع وار اور کونسا کمپیوٹر آپریٹر ہے، اس کا سکیل کیا ہے؟ یہ میں نے ابھی گنے تقریباً ایک سو بیس (120) صفحے برابر ہوئے ہیں، اس کا جواب، اب یہ کہہ رہی ہیں کہ جواب ٹھیک نہیں ہے، مطمئن نہیں ہیں، تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہم جو اتنا بڑا Burden ڈالتے ہیں اپنے اداروں کے اوپر اور آپ کی اسمبلی کا بھی ظاہر ہے وقت اس پہ وہ ہوگا، تو یہ تو میں نامناسب سمجھتا ہوں، ہاں پوچھنا ہر ایک بندے کا حق ہے لیکن اگر وہ ضلع کے حوالے سے پوچھیں تو وہ زیادہ Specific ہوگا، زیادہ Relevant ہوگا اور ان کو سمجھ بھی آئے گی۔ اب ایک سو بیس (120) صفحے میرا نہیں خیال ہے کہ وہ خود پڑھ سکیں یا میں پڑھ سکوں کیونکہ میرے پاس بھی اتنا ٹائم نہیں ہے، تو میں یہ عرض کر رہا ہوں جناب سپیکر، کہ ایک سو بیس (120) صفحوں کا جواب آچکا ہے، اس کو غور سے پڑھ لیں، گھر لے جائیں اس کو، دیکھ لیں اگر کہیں پہ ان کو لگے کہ غلط اپوائنٹمنٹ ہوئی ہے، اس کی نشاندہی کر لیں، تو میری گزارش ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی شکریہ، سپیکر صاحب۔ ایک تو میں منسٹر صاحب سے یہ سمجھنا چاہ رہی ہوں کہ وہ یہ فرما رہے ہیں کہ میں ایک ضلع کے متعلق سوال کروں تو چونکہ Reserved seats جو ہوتی ہیں تو میرے خیال میں سب کو پتہ ہوتا ہے کہ Reserved seats کے آنے والے افراد جو ہوتے ہیں ان کا فنڈ جو ہوتا ہے وہ پورے صوبے میں آپ استعمال کر سکتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ یہ میرا استحقاق بنتا ہے کہ میں پورے صوبے کے لحاظ سے جواب اور سوال آپ سے کروں، اگر آپ کا محکمہ یا آپ کی گورنمنٹ کی اتنی Capacity نہیں ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتی تو یہ ایک الگ Topic ہے لیکن وہ مجھے یہ نہ سمجھائیں

کہ وہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں ایک ضلع کی بات، میں ایک ضلع کی نمائندہ ہوں ہی نہیں، میں پورے صوبے کی نمائندہ ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ یہ فرمارہے ہیں کہ ایک سو بیس (120) صفحے کا جواب آیا ہے تو میرے خیال میں آپ یہاں پہ یہ سوال اور اس کا جواب ابھی پڑھ رہے ہیں جبکہ یہ سوال میں نے پڑھ کر اس میں سے یہ سارے ضمنی سوالات نکالے ہیں، یہ جو میں آپ سے پوچھ رہی ہوں، یہ آپ کے دیئے گئے ڈیپارٹمنٹ کے جواب میں ہی یہ سارے ضمنی سوالات ہیں، اب مجھے اس پہ حیرت ہو رہی ہے کہ آپ بجائے اس کے کہ مجھے میرے سوالات کے جوابات دیں، آپ مجھ ہی کو کہہ رہے ہیں کہ ایک سو بیس (120) صفحے اب ان کو پڑھنا مشکل ہے، میں نے تو ایک سو بیس (120) صفحے پڑھے ہوئے ہیں، اس میں سے میں نے یہ نکالا ہوا ہے، آپ کے سامنے آپ مجھے اس کا جواب دیں یا یہ کمیٹی کو ریفر کریں یا اگر نہیں دیتے تو بس ٹھیک ہے آپ کی گورنمنٹ جس طرح کام اور کر رہی ہے، بس یہ بھی کرے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: جناب سپیکر جو جواب آیا ہوا ہے اور کوئی چیز اس میں مجھے کوئی ایسی لگ نہیں رہی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نہیں، انہوں نے کہا ہے کہ جو ضمنی میں کوئسچن کر رہی ہوں، انہی سوالوں سے جو آپ نے جواب دیئے ہیں، اسی سے میں نے وہ نکالے ہیں جو ایکسٹرا انہوں نے ضمنی سوال کئے ہیں ان کے بارے میں جی۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: میں یہ عرض کر رہا ہوں سر، یہ ان کے سارے جو سوالات ہیں ان کا جواب یہاں موجود ہے اور یہ صرف چاہتی ہیں کہ کمیٹی میں چلا جائے، کمیٹی میں کیا ہوگا؟ یہی جواب آپ کو کمیٹی میں بھی ملے گا، یہ جو اتنا بڑا جواب، اس سے زیادہ جواب تو نہیں آسکتا، یہی چیزیں کمیٹی میں ہوں گی، تو اور کوئی کام ہے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے تو میں نے یہ نہیں کہا کہ آپ کوئسچن نہیں کر سکتی، کوئسچن کر سکتی ہیں لیکن اگر Specific fund کی آپ نے بات کی، پورے صوبے میں ہم خرچ کرتے ہیں تو آپ نے شانگلہ میں کتنا پیسہ خرچ کیا؟ اپنے فنڈ سے یا فرض کرو پشاور میں کتنا خرچ کیا؟ کوئی فنڈ ادھر ادھر خرچ نہیں ہوتا، ہر بندہ اپنے حلقے ضلع میں لے جاتا ہے، میں اس پر اعتراض نہیں کر رہا ہوں کہ آپ کیوں کوئسچن پوچھتی ہیں لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جو آپ کو کہیں شک ہو، کوئی Relevant چیز ہو اور وہ Specific ہو جائے، وہ بہتر ہوتا ہے بجائے اس کے کہ بس ہم نے یہاں اسمبلی میں یہی کرنا ہے کہ جی

پورے صوبے کی ہمیں ڈیٹیل دی جائے آپ کو ڈیٹیل ملے گی یعنی ڈیپارٹمنٹ تو آپ کو Bound ہے، آپ کو ڈیٹیل ملے گی، آپ کا استحقاق ہے لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہم ایک Specific ضلع کو ٹارگٹ کر لیتے یا چار پانچ ضلعے لے لیتے، بے شک اس میں کوئی ایشو ہوتا، مجھے تو خوشی ہوتی ہے، آپ بالکل کو ئسچن کریں لیکن اگر اس طرح کے کو ئسچنز ہوں گے ناں سر، کہ جی فلاں ڈیپارٹمنٹ میں 1947 سے لے کر اب تک مجھے بتائیں کہ اسمبلی میں کتنے لوگ رہے ہیں، کتنے اس میں کلاس فور رہے ہیں، فائدہ کیا ہو گا، کس کو فائدہ ہو گا سوائے اس کے کہ وہ سارا دن اس میں لگے رہیں گے، 1947 سے لیکر وہ پوسٹنگ ٹرانسفر اوپر نیچے سارا نکال کر آپ کو حوالے کر دیں، آپ نے اس کے ساتھ کیا کرنا ہے، خوش ہو کر اس کو رکھ دیں گے جی، میں نے کو ئسچن پوچھ لیا، جواب آگیا، میں یہ کہہ رہا ہوں سر، کہ اس صوبے کو آگے لے جانا ہے، کوئی چیز ایسی ہو جس سے اس صوبے کی ترقی ممکن ہو، یہ ہم کن چیزوں میں پڑ رہے ہیں، کہ کتنے کلاس فور بھرتی ہوئے ہیں، کتنے کلاس فوروں کو ادھر کتنا۔۔۔؟ مجھے سمجھ نہیں آرہی، باقی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، جو بھی کو ئسچن یہ بھیجنا چاہیں اسمبلی میں، اس کے اندر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اس سے فائدہ کیا ہو گا؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: کمیٹی میں چلا جائے آپ Agree ہے؟

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: نہیں، میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی میڈم۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: سپیکر صاحب، ایک تو پتہ نہیں منسٹر صاحب آج کہیں سے تھکے ہوئے آئے ہیں، ویسے تو ان کا رویہ ایسا نہیں ہوتا، میں نے 1947 سے نہیں پوچھا، میں نے کہاں 1947 سے پوچھا ہے؟ صوبے کو آگے لے جانے کی بات منسٹر صاحب کر رہے ہیں، میں صوبے ہی کو آگے لے جانے کی بات کر رہی ہوں کہ آپ کے چار اضلاع کے اندر آپ کے محکمے کے، ڈیپارٹمنٹ کے دفتر بالکل ہی نہیں ہیں اور جو آپ کے اہم اضلاع ہیں، جو نوشہرہ ہے، اپر دیر ہے، اپر چترال ہے، تورغر ہے، کوہستان ہے، وہاں پہ محکمے کے پاس کوئی گاڑی نہیں ہے، اب یہ سوالات اگر آپ کے صوبے کو آگے بڑھانے کی بات نہیں کر رہے ہیں، اگر یہ آپ کو یہ نہیں بتا رہے ہیں کہ آپ کے چار اضلاع کے اندر صوبے کا بلدیات کا دفتر ہی نہیں ہے تو یہ صوبے کو آگے بڑھانے والی بات ہے کہ یہ 1947 سے آپ کے مسائل نکالنے کی بات ہے؟ آپ اس کو نہیں بھیج رہے ہیں، یہ آپ کی اپنی وہ ہے، آپ کی اپنی مرضی ہے، آپ نہ بھیجیں تو نہ بھیجیں، بس ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، میڈم، اس طرح ہے کہ آپ کا جو کوئسچن ہے اس کا تو جواب کافی تفصیل سے ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے لیکن آپ کا اگر کوئی سپلیمنٹری ہے تو اس کا Proper آپ پھر دوبارہ بھیجیں اور Specific کریں ایک، تاکہ اس کا آپ کو جواب دیا جاسکے اور شوکت صاحب ڈیپارٹمنٹ کو بھی ہدایت کریں کہ جو ان کی Specific چیزیں ہیں وہ ان کو ایڈریس کر دیں۔ تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 15403، جناب عنایت اللہ خان صاحب، عنایت اللہ خان صاحب۔

* 15403 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کی زیر نگرانی پشاور ڈویژن میں شامل اضلاع کے دفاتر میں ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال سکریپ سرکاری گاڑیاں، ٹرک و مشینریاں عرصہ دراز سے موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) پشاور ڈویژن میں شامل اضلاع کے نام اور ان دفاتر میں ناکارہ خراب اور ناقابل استعمال اسکریپ سرکاری گاڑیاں، ٹرک مشینری کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(2) مذکورہ گاڑیاں و مشینری کب سے پڑی ہیں، نیز خرابی نوعیت و مرمت کی لاگت کی تفصیل فراہم کی جائے، مذکورہ اسکریپ، گاڑیوں اور مشینری کی نیلامی کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ریاض خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں، محکمہ کے زیر نگرانی پشاور ڈویژن میں شامل اضلاع کے دفاتر میں ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال اسکریپ سرکاری گاڑیوں، ٹرک و مشینریاں عرصہ دراز سے کچھ اضلاع میں موجود ہیں اور کچھ میں نہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) اس سلسلہ میں حال ہی میں چیف سیکرٹری صاحب کے احکامات صادر ہوئے ہیں جن کی روشنی میں تمام ناکارہ گاڑیوں اور مشینری / پلانٹ کی نیلامی قوانین کے مطابق اگلے چند ماہ میں کر دی جائے گی۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، یہ جو سوال میں نے کیا ہے یہ تقریباً ہر ڈیپارٹمنٹ کے اندر اس قسم کا سوال ہر ڈویژن میں میں نے Submit کیا تھا اور میں حیران ہوں کہ آپ اگر وہ سارے کوئسچنز نکالیں گے تو اس کا ایک ہی جواب دیا گیا ہے کہ حال ہی میں اس سلسلے میں چیف سیکرٹری صاحب کے احکامات صادر ہوئے ہیں جن کی روشنی میں تمام ناکارہ گاڑیاں اور مشینری اور پلانٹس کی نیلامی قوانین کے مطابق اگلے چند ماہ میں کر دی جائے گی۔ یہ بہت پرانا سوال ہے، بہت پرانا سوال ہے، یہ سوال جب میں ممبر بنا

تھاتواس وقت میں نے ہر ایک ڈویژن کے بارے میں، ہر ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں Submit کیا ہوا تھا، میں حیران ہوں کہ یہ ڈیپارٹمنٹس کرتے کیا ہیں؟ سچی بات ہے، میں تواس پہ زور نہیں دیتا ہوں لیکن یہ توحکومتی انٹرسٹ میں سوال ہم کرتے ہیں، پبلک انٹرسٹ میں کرتے ہیں، یہ جو ناکارہ مشینریاں پڑی رہتی ہیں، گاڑیاں پڑی رہتی ہیں، ان کو جلدی Dispose off کیا جائے، ان کے لئے کوئی Effective efficient mechanism طے کیا جائے، تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پہ جناب سپیکر، آپ کوئی Strict instructions issue کریں، یہ جتنی بھی ڈیپارٹمنٹس کے اندر یہ ناکارہ مشینریاں ہیں، ان کی نیلامی اس کے لئے Efficient طریقہ کار طے کیا جائے اور آپ اسمبلی کے اندر، اسمبلی میں اس پہ جو ایڈمنسٹریشن کی متعلقہ کمیٹی ہے اس کمیٹی کو ڈیپارٹمنٹ بریفنگ دے کہ ابھی تک انہوں نے اس حوالے سے کیا کارروائی کی ہے؟ اس پر میں مزید زور نہیں دینا چاہتا۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond. Ji, Riaz Sahib

جناب ریاض خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر۔ یقیناً میں عنایت اللہ صاحب کو Appreciate کرتا ہوں کہ یہ ایک Relevant سوال ہے، حامل توجہ ایشو ہے، انہوں نے یہاں پہ اٹھایا ہے اور یہ میں ان کو اس بات کی بھی Surety دے رہا ہوں، مجھے جیسے ہی یہ ڈیپارٹمنٹ ملا، اس پہ تقریباً میں نے کوئی چار میٹنگز کیں، جو جتنے بھی Assets ہیں جو Moveable ہیں اور جو Immoveable جتنے بھی Assets ہیں ڈیپارٹمنٹ کے اس پورے صوبے میں، عنایت صاحب نے تو ایک ڈویژن کی بات کی ہے، اس کے اور بھی کو نسچنز ہیں، باقی ڈویژن پہ بھی، وہ بھی میں نے دیکھے ہیں، تو ابھی اس پہ ہم نے کافی Working کی ہے، جتنے بھی Assets ہیں پورے صوبے میں، جتنے بھی ہمارے ڈویژن ہیں، ہائی ویز میں ہیں، بلڈنگز میں ہیں، ان کا پورا ڈیٹا ہم نے اکٹھا کیا ہوا ہے، ابھی اس کی نیلامی آگے ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نے کرنی ہے کیونکہ وہ ان کے دائرہ اختیار میں آتا ہے، تو ہم نے اس میں اپنی پوری کارروائی کمپلیٹ کی ہے اور ان شاءاللہ یہ میں یہاں فلور پہ یقین دلاتا ہوں کہ جلد سے جلد ابھی ہم اس کو دوبارہ بھی Remind کریں گے کہ اس کی نیلامی کو قانون کے مطابق یقینی بنائیں کیونکہ بعض چیزیں اس طرح ہیں، اگر ہمارے ہاتھ ایک بھی، تو وہ ہے کہ جہاں پہ اس طرح کی چیزیں ہوں تو اس میں بھی اور ہزاروں سوالات اٹھتے ہیں تو اس کو بھی Cover کرنے کے لئے کہ جہاں پہ کوئی سوال اٹھنے کی بھی اس میں جگہ بھی نہ ہو، تو ان شاءاللہ

جلد سے جلد ہم اس کو ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے Through اس کی نیلامی کو یقینی بنائیں گے، ان شاءاللہ۔

Mr. Deputy Speaker: ٹھیک ہے، Thank you. Question No. 15379, Sirajuddin Sahib, lapsed. Question No. 15726, Janab Ahmad Kundi Sahib, lapsed. Question No. 15534, Sardar Hussain Babak Sahib.

* 15534 _ جناب سردار حسین: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سرہ تھانہ تاڈھنڈار روڈ ایک بین الاضلاعی شاہراہ ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو یہ اہم شاہراہ کھنڈرات کی شکل میں تبدیل ہو چکی ہے، اس کی تعمیر کب تک شروع ہو جائے گی؟

جناب ریاض خان (مشیر مواصلات وتعمیرات): (الف) جی ہاں، سرہ تھانہ تاڈھنڈار روڈ ایک بین الاضلاعی شاہراہ ہے۔

(ب) مذکورہ روڈ کی تعمیر کی کوئی تجویز سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن بونیر میں زیر غور نہیں ہے، البتہ ایشیئن ڈویلپمنٹ بینک پراجیکٹ کے تعاون سے سروے کیا جاچکا ہے۔

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب سپیکر۔ کوسچن میرا یہ تھا کہ کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے، سرہ تھانہ تاڈھنڈار روڈ ایک بین الاضلاعی شاہراہ ہے؟ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو یہ اہم شاہراہ کھنڈرات کی شکل میں تبدیل ہو چکی ہے، اس کی تعمیر کب تک شروع ہو جائے گی؟ مجھے جو جواب دیا گیا ہے کہ ہاں، سرہ تھانہ تاڈھنڈار روڈ ایک بین الاضلاعی شاہراہ ہے، جواب میں مزید کہتے ہیں کہ مذکورہ روڈ کی تعمیر کی کوئی تجویز سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن میں زیر غور نہیں ہے، البتہ ایشیئن ڈویلپمنٹ بینک پراجیکٹ کے تعاون سے سروے کیا جاچکا ہے۔ جناب سپیکر، دا بونیر ضلع چې دہ دوہ Main routes دی، دریې Routes دی لوئې، یو د صوابئ نہ بونیر تہ روډ Route enter کیږی، یو د مردان د غاړې بیا رستم نہ انتر کیږی او دریم لوئې د سوات د طرف نہ کړاکړ جناب سپیکرصاحب، بیا دوہ نیوی Routes چې وو، یو کینګر ګلئ او کاټلنګ، دا New route زمونږہ عوامی نیشنل پارټئ دور کښې بونیر تہ Enter شو او بیا سر ملنګ ہم یو ډیر تیوارزم سپاټ دے، ھغہ ہم ورد ننہ شو۔ دا د کوم روډ ذکر چې زہ کوم جناب سپیکر صاحب، دا بین الاضلاعی روډ دے، دا چې دلتہ انتر شوے دے نو طوطالئ ډاګئ کښې بیا دبوکو جھنډو پہ لار باندې

دلته زمونږ ملګری ناست دی، صوابئ ته تلے دے دا روډ، بیا دسروائی په لار باندې ګدون ته دغې نه مین روډ تلے دے، بیا مخې ته چې مونږه امبیلې ته او رسو، Right، ته د خانانو ډهیرئ نه بیا تور غر ته دا روډ تلے دے، بیا د امبیلې بازار نه سواړئ، سواړئ نه بیا Right ته چغرزو بیا مثال شانګله او بیا Left ته کړاکړ باندې دا روډ مخکښې تلے دے۔ ایشیئن ډیویلپمنټ بینک تاسو اوګورئ چې دا Donor funded scheme دے او بیا دایشیئن ډیویلپمنټ بینک چې کوم Criteria ده، دا Donors ټول عمر دلته کار کوی او د هغوی څه Criteria وی، اوس مونږ په دې خبره نه پوهیږو چې حکومت داپوزیشن ټوټل حلقې د ایشیئن ډیویلپمنټ بینک نه ویستې دی، ټوټل حلقې ئے Minus کړی دی په خپل فنډ کښې خو جناب سپیکر صاحب، ستاسو په وړاندې ده چې دلته وزیر اعلیٰ راشی او هغه اعلان اوکړی، په خپله خله اعلان اوکړی، وزیر اعلیٰ صاحب سره چې د اپوزیشن ممبران کښینی نو په خپله خله باندې د خیر دعا اوکړی، د خیر دعا چې اؤ د اپوزیشن دې حلقو سره به ظلم او زیاتے نه کیږی۔ جناب سپیکر صاحب، تاسو اوګورئ چې دا د کوم ایشئن ډیویلپمنټ بینک خبره زه کوم، اپوزیشن سره خو دا لار پاتې کیږی چې دا پورا سکیم به Stay کړی، بله کوم لار ده؟ دا ولې دومره ناانصافی کیږی؟ بیا زه وئیل غواړم حکومت ته چې ګوره داسې نه ده، تاسو د اپوزیشن ممبران په دې خبره نه شئ کمزورے کولے چې یا د هغوی حلقو له فنډونه نه ورکوئ یا د هغوی۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بابک صاحب، سوال ته راشئ جی، تاسو خو پکښې سوال باندې جی۔۔۔۔

<u>جناب سردار حسین</u>: دا خو زه په دې سوال خبره کومه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ټهیک ده، سوال باندې خو تاسو مطلب بهر راغلئ ترې، سوال مختصر اوکړئ چې هغه جواب درکړی۔

<u>جناب سردار حسین</u>: سوال جواب ماته ملاؤ دے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بنه جی۔

جناب سردار حسین: اؤ، د سوال جواب ما ته ملاؤ دے خو چونکه دا ډیره اهمه خبره ده، دا اهمه خبره په دې ده چې د اپوزیشن د حلقو د لکھونو کروړونو ووټرانوله عوامو له سزا په دې ورکول چې د هغه علاقو نه د اپوزیشن ممبران منتخب شوی دی نو دا حکومت خو د حکومت په زور باندې دا ممبران ځان ته نه شی کښینولے، نو دا حرکات چې دی دا ډیر نقصانی دی، په داسې حالاتو کښې چې په دې صوبه کښې حالات څه دی او آیا دا څه جواز لری چې د اپوزیشن حلقې محرومه کوئ؟ لهٰذا زما به د منسټر صاحب نه خواست وی، د ده تعلق د بونیر سره دے، زه هغه ممبر یمه چې که په ما د خلقو اعتماد نه وے نو اوشمارئ چې په دې اسمبلئ کښې هیټرک څوکسانو کړے دے؟ دا خو زما دویم سیشن دے چې زه په اپوزیشن کښې یمه، که د حکومت دا خیال وی چې مونږ به اولس د دې ممبرانو نه په دې وجه واړوؤ چې دلته به ورله فنډونه نه ورکوؤ، د هغوی حلقې به نظر انداز کوؤ او اولس به د دغه ممبرانو نه متنفره شی نو داخیال د د شمنئ دے، دا د ورورولئ نه دے۔ ما بیا بیا دې حکومت ته خواست اوکړو، څه سوال دے زه پرې ډسکشن نه کومه خو چونکه د منسټر صاحب تعلق هم د بونیر سره دے، زما تعلق هم د بونیر سره دے، عوامی مسئله ده، زما به خواست وی چې دا Route چې دے، دا Route اوس ما ته پته ده چې دوئ د فیډرل حکومت نه لږ فنډ ئے ورته ورکړے دے او هغه روډ پکار دا وه چې چالیس فټ دا ځکه چې بین الاضلاعی روډ دے، هغه راغلے باره فټ له او چوده فټ هغه راغے او هغې کښې هم پورا نه دے، هغې کښې هم پورا نه دے، زما ریاض خان ته خواست دے چې مهربانی اوکړئ تاسو د دې صوبې حکومت یئ، دا کوم ظلم یعنی د 2013 نه، د 2013 نه چې زما حلقې سره کوم زیاتیات کیږی، کوم زیاتے کیږی، دا نامناسبه ده خو بیا هلته سکیمونه اناؤنس کول او غیر متعلقه سړے به راځی، غیر متعلقه یعنی داخبره Portray کول چې دلته د یو منتخب ممبر لکه دا وزیران صاحبان راځی او زمونږ په حلقو کښې افتتاح ګانې کوی نو دا خو د پښتو وطن دے، دا خو د پښتو وطن دے چې ته زما علاقې ته راځې او زما کلی ته راځې او دا عمل کوې یا د بل ممبر کلی ته ځې نو دا کوم د پښتو عمل دے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نو ٹھیک، ٹھیک وایئ جی۔

جناب سردار حسین: دا نه جمهوری عمل دے نه دا د دې صوبې روایات دی او نه دا دوئ سره خوند کوی، مهربانی دې اوکړی دوئ چې دا سسټم خپل برابر کړی۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond. Ji, Riaz Sahib.

جناب ریاض خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): شکریه سپیکر صاحب، کوم کوئسچن چې بابک صاحب کړے دے د روډ متعلق، د سره تهانړې نه واخلې تر د ډهنډاره پورې، په دې روډ باندې اوس هم چې کوم زمونږه د ایس ډی جیز چې کوم زمونږه فنډ دے د فیډرل نه، په هغې باندې د ډهنډاره نه واخلې تر قاسم خیله پورې د پانچ کروړ روپو یو هغه Portionدے او په هغې باندې هم کارروان دے۔د هغې سره سره بیا د غورغشتو نه د طوطالئی پورې چې کوم Portion دے د پچاس ملین نو په هغې باندې هم کارروان دے۔د پاک پی ډبلیو ډی چې کوم ډیپارټمنټ دے د فیډرل د هغې سره سره، او بابک صاحب خبره دا او ګیله اوکړه چې یره زما په حلقه کښې د کارونو په حواله سره، نو هغه دا روډ چې کوم دوئ یادوئ نو دا بالکل د دوئ د کور مخه ده، دوئ چې په دې سلیم خان نهر باندې چې مخې ته ورشې دا سیدها تلے دے، دا یو Portionپه دې روډ کښې وران دے، نور بیا شاته جوړ دے، دا لړ تقریباً باره کلومیټر دے، چې دا باره کلومیټر روډ خراب دے د دې ټائم خو اوس دې ګورنمنټ په هغې باندې کار شروع کړے دے، کار پرې شروع دے، یوائې هغه نه، ورسره نور روډونه هم دی۔ د ډیویلپمنټ په حواله سره زمونږه د حکومت دا بالکل سوچ هم نشته چې یره په دې ځائې کښې اپوزیشن دے نو دلته کار نه کوؤ یا دلته کښې حکومت دے نو دلته کښې به کار کیږی، زه دا خبره ځکه په وثوق سره کومه، په دلیل سره کومه چې د دوئ په حلقه کښې نن که چرې In case غوښتې نو هلته کښې ټهیک خبره ده کارونه د حکومت اختیار دے چې کوی، کوم ځائې غواړی هلته کښې کوی او چې کوم نه غواړی نو هلته کښې نه کوی، د حکومت دائره اختیار کښې راځی خو د دې خبرې، دد ې خبرې زه ځکه تاسو ته نن دلته په دې فلور په هاؤس کښې د دې خبرې تاسو ته وایم چې هلته کښې کیټیګری ډی هسپتال روان وی د طوطالئ نو هغه هم د بابک صاحب کلی دے، په هغې کلی کښې د 46کروړ روپو هغه هسپتال

Upgradeشوے دے ، د هغې ټینډر شوے دے ، پراسیس په هغې ټول تقریباً ټول Completeشوے دے ، اوس په هغې باندې کارهم روان شی۔ د هغې سره سره که مونږه اوګورو امبیله ټو نګری روډ ، چې هغه هم د دوئ په حلقه کښې راځی، د بیس کروړو روپو په هغې باندې هم کار روان دے ، کار شروع دے ، په هغې باندې د سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ د لاندې، که دغه شان مونږه ایجوکیشن سیکټر اوګورو نو ډګری کالج هلته کښې د هغې منظوری شوې ده ، د هغې تقریباً ټول Process completeشوے دے ، بیا دوئ وئیلې وو چې دلته کښې نه دے پکار، په دے بل ځائې کښې پکار دے ، نو بیا هم د دوئ په وینا باندې هم هغې ځائې ته د هغې د پاره کامران صاحب ته وئیلې وو چې دا اوکړی۔ نور که مونږه تاسو ته اووایو د پبلک هیلتھ په حواله سره، زما سره چې کله د پبلک هیلتھ ډیپارټمنټ وو په هغې کښې د کروړنو روپو کار چې کوم دے ، که دا ټیوب ویلز دی، که هغه خلقو ته پریشر پمپس دی یا که دغه شان بجلئ دی یا که دغه شان زمونږه هلته نور چې کوم د District development plan underراځی، باقاعده په هغې کښې د دوئ د حلقې چې څومره شیئرز دی، څومره حصه ده ، که مونږه دا اوګورو دا هم د حکومت په اختیار کښې وی چې یره په هغه ځائې کښې که د کلاس فور پوسټونه کیږی، زه دا په وثوق سره نن دلته وایمه، یو پوسټ بابک صاحب دا سې نه شی ښکاره کولے چې هغه هلته کښې په هیلتھ کښې وی، په ایجوکیشن کښې وی، په پبلک هیلتھ کښې وی یا په بل ډیپارټمنټ کښې وی چې هغه د دوئ د مرضئ د دوئ د منشاء یا د دوئ د دغه نه بغیر د Recommendationنه بغیر هلته کښې شوے وی ۔ زما په خیال باندې د وزیر اعلیٰ صاحب واضحه احکامات دی په دې حواله سره مونږ ته چې کوم یو ایم پی اے دے ، که هغه اپوزیشن دے او که هغه د حکومت، هغه د خپلې حلقې د عوامو نمائنده دے ، زمونږه د پاره قابل احترام دے او په هغې کښې بالکل داسې خبره دو رائې نشته چې مونږه په هغې ځائې کښې څه مداخلت اوکړو۔ پاتې دوئ د دغه په حوالې سره خبره اوکړه، د افتتاح په حوالې سره، زه لږ عرض کوم جی---

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تاسو جواب واورئ، جواب واورئ جی، جواب واورئ جی، چې څنګه هغوی ستاسو سوال واوریدو، بهادر خان صاحب، جواب واورئ، جواب

واوره جواب واوره، جواب واوره جی۔ نثار صاحب، کښینئ نثار صاحب، کښینئ جی، کښینئ، دا کوئسچنز آنسرز دے، دا کوئسچنز آنسرز دے، تاسو کښینئ جی ،کښینئ جی۔ گوره چې څنگه هغوی سوال، کښینه، کښینه کښینه۔ هغوی جواب ورکړی او جواب مکمل کړی، هغه جواب ورکوی، تاسو کښینئ، هغه جواب ورکوی ورله۔ بہادر خان صاحب، کښینه، تاسو ډیر تکړه یئ، سوالونو جوابونه نه وی، کوئسچن راوړئ چې د سوال جواب درکړی درله۔ بابک صاحب سوال راوړے دے، هغه جواب ورکوی ورله جی۔ House in order, House in order, House in order. نثار مہمند صاحب، بابک صاحب سوال راوړے دے او د هغې جواب هغه ورکوی، ستاسو ډیر شوق کیږی تاسو پرې کوئسچن راوړئ جواب به درله درکړی خو دا کومې طریقې سره تاسو وایئ، زه درته بیا هم وایم، مخکښې هم وئیلی وو د ماشومانو په رنگې حرکتونه مه کوه او بہادر خان صاحب، تاسو خو مشر سړے یئ ته خو مشر سړے ئې بہادر خان صاحب، تاسو خو مشر سړے ئې، بہادر خان صاحب، تاسو مشر سړے یئ، لږ هم د مشرئ حق هم ادا کړه جی، جی۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: سپیکر صاحب، زه یو عرض کومه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ریاض، جواب ورکړه ۔کوئسچن راوړه هغه به جواب درکوی درله خو دا کومې طریقې سره تاسو کوئ کنه نو دا څه راجه بازار نه دے چې تاسو کومې طریقې سره خبرې کوئ، کښینه په آرام باندې۔ جی جی، (شور اور قطع کلامی) بہادر خان صاحب، کښینه مشر سړے ئې، مشر سړے ئې، بہادر خان صاحب، مشر سړے ئې کښینه، مشر سړے ئې کښینه، بہادر خان صاحب، مشر سړے ئې کښینه، بہادر خان صاحب، زه درته دا وایم مشر سړے ئې چې کیښنه، د خبرو چل ایزده کړه، د بابک صاحب په رنگې سوال راوړه چې جواب درکړی درله، که تاسو داسې چغې وهئ نو دا چغې تاسو دلته نه اوریدلې کیږی او نه زه درله جواب درکومه، په آرام چپ کښینه جی۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: سپیکر صاحب، زه عرض کومه که ما بده خبره کړې وی، که ما یو داسې خبره کړې وی چې په هغې کښې حقیقت نه وی، بابک صاحب زما

مشر دے ، زما د پاره انتهائی قابل احترام دے ، دے که درې ځله دلته کښې دې هاؤس ته راغلے دے نو د عوامو پرې اعتماد دے د خپلې حلقې، زه داسې خبره چرته چرته په دې فلور باندې نه کومه چې په هغې خبره کښې حقیقت نه وی، ما دلته جواب ورکولو د خبرې، بابک صاحب به پاڅی او ماته به اووائی چې ستا په دې خبره کښې غلطی ده، دا دې ټهیک نه ده، زه به بیا اووایم، د هغوی خبره به زه اومنم کنه۔

(شوراور قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: نثار مهمند، تاسو له زه وارننگ درکومه، چپ شه کنه، تاسو زه وارننگ کومه، وارننگ درکوم۔

مشیر مواصلات وتعمیرات: یوه خبره کوم چې ستاسو به دا خوښه وی چې بس تاسو به لګیا یئ او مونږه به مو وارو۔۔۔۔۔ (مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو له وارننگ درکوم، د خبرو چل ایزده کړه، ایم پی اے ئې، د خبرو چل ایزده کړه ، طریقه ایزده کړه جی۔

مشیر مواصلات وتعمیرات: ګوره، مهربانی تاسو اوکړئ تاسو په ځان کښې برداشت هم پیدا کړئ کنه ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، بابک صاحب به جواب ورکوی، بابک صاحب به ورله جواب ورکوی، بابک صاحب به ورله جواب ورکوی، د هغه سوال دے هغه به ورله جواب ورکوی، د ماشومانو په شان حرکتونه مه کوه، د خبرو چل ایزده کړه۔

مشیر مواصلات وتعمیرات: لږ د اوریدو برداشت په ځان کښې پیدا کړئ، برداشت، ګوره د اوریدو برداشت پیدا کړئ، تاسو دلته کښې تقریباً د دې اسمبلی Eighty percent ټائم تاسو اخلئ، مونږه اورو نه، مونږ خو ستاسو هره خبره اورو، برداشت کوؤ، تاسو راته هر څه اووایئ هغه برداشت کوؤ ځکه په حکومت کښې یو او چې کوم په حکومت کښې وی هغه به برداشت کوی، هغه به ناکام کوی، هغه به اوری، ستاسو سوال ستاسو تنقید که په هغې کښې زمونږ د پاره اصلاح وی، په هغې کښې به مونږه د خپلې اصلاح کوشش هم کوؤ خو داسې خو هم نه ده

کنه چې مونږه د لته کښې خبره کوؤ په تاسو به بده لګی، په ځان دا بده مه لګوئ، مهربانی اوکړئ، که حقیقت نه وی، ماته به پاخې ماته به اووائی، زما ورور دے، مشر دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بابک صاحب، اودریږئ، تاسو خپل جواب ورکړئ جی۔

جناب سردار حسین: مهربانی، مهربانی سپیکر صاحب۔ دا ممبرانو ځکه Resistanceاوکړو چې دا یو حقیقت دے، د دې نه مونږه انکار نه شوکولے بالکل، ریاض خان خبره اوکړه، په بونیر کښې دا 1122 داسې دے چې د قدرتی او انسانی آفاتو د پاره دے، د دې نه خو مونږ انکار نه شوکولے ځکه چې د آفاتو خو هډو انسان ته پته نه وی، تاسو یقین اوکړئ چې زما حلقه د 1122 د سروس نه محرومه ده، ولې هغه انسانان نه دی؟ داخو سوال دے، زه هغوی سره Reasoning په دې خبره نه کومه، دا ډیره اسانه خبره ده، ما خو دا خبره هم چیلنج کړې وه چې مونږه هم د لته پینځه کاله حکومت کړے دے، د لته عنایت الله او یو مشر ناست دے، هغوی هم پینځه کاله اقتدار کړے دے، دوئ مونږ پورې ډیرې پچموزې هم کوی، مونږه باندې الزامونه لګوی، مونږ پسې خبرې هم کوی، پینځه کاله مونږه اقتدار کړے دے، پینځه کاله، سحر به هم دهماکې وې، مابنام به هم دهماکې وې او ماسخوتن به هم دهماکې وې خو ہر جمعرات، یہاں پر قلندر لودھی صاحب بیٹھے ہیں، ادھر نگہت بی بی بھی بیٹھی ہیں، میرے بھائی بھی بیٹھے ہیں یہاں بہت سارے ممبران یہاں پہ ہیں، منور خان یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، ہر جمعرات کو سی ایم ہاؤس میں تمام ایم پی ایز جاتے تھے، یہ نہیں ہوتا تھا کہ اے این پی والے پہلے جائیں گے، نہیں، قلندر لودھی صاحب پہلے چلے جاتے تھے تو ہم منسٹر تھے، وزیراعلیٰ صاحب ان کو پہلے Attend کرتے تھے اور ہم وہاں Row میں بیٹھتے تھے۔ پچھلے دس سالوں سے ان لوگوں کی حکومت ہے، کیا یہ لوگ ہمیں بتا سکتے ہیں، ہمارے ممبران کی تو عزت نفس ان لوگوں نے مجروح کر دی ہے، میں نہیں کہونگا تمام ممبران مہینوں مہینوں وزیراعلیٰ سے رابطہ کرتے ہیں، اسی طرح ہے کہ اسی طرح نہیں ہے، کوئی Response نہیں ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، یو منټ تا سو جنرل خبره کوئ تاسو چې کوم سوال دے، یو منټ جی، بابک صاحب، چې کوم سوا ل مو کړے دے جی، د هغې جواب

منسٹر صاحب د رکړو، تاسو د هغې Reply ورکړئ جی، تاسو خو پکښې نورې خبرې شروع کړې۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د مواصلاتوسوال دے جی، د مواصلاتو باره چې کوم تاسو خبره کړې ده، هغوی تاسو له جواب د رکوی۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: یو منټ، زه وایم که مسئله هلته کښې وی، زمونږه ورونړه دی، زه به ورته ریکویسټ اوکړم خو که مسئله د غلته په ایمپائر کښې وی نو هغې سره به څه کوؤ؟ تاسو مهربانی اوکړئ دا مونږه د حکومت خبره کوؤ، دا نه د یو ذات خبره کوم، نه د یو Constituency خبره کوم، زما کوئسچن دے، تاسو د حکومت رویې ته اوګوره چې لس کاله اوشو دا وزیراعلیٰ صاحب په دې بجټ کښې رانغلو، دا بجټ په دې Commitment تاسو سره پاس شو چې تاسو ته به خپل حق ملاویږی، نن دې حکومت چې کومه کمیټی جوړه کړې ده، دوئ دې قبلې ته مخ کړی، دا مسلمانان نه دی، دوئ سره نن یوه خپله خبره شته؟ تاسو دې سپین ګیری ته اوګوره، تاسو دې سپین ګیری ته اوګوره، دا چې ما سره دې ځائے کښې ناست دے، دے د 85ء نه ممبر دے، دے د 85ء نه ممبر دے چې دلته به میجارټی ممبران په 85ء کښې پیدا شوی وی۔ سپیکر صاحب، مسئله (تالیاں) ډیره سنجیده ده، زه ریاض خان، زه ریاض خان ته خواست کومه چې دا بونیر ستاسو او زمونږه، دا ټوله صوبه زمونږه ده، مهربانی دا اوکړئ، زه په دے سوال دومره زور نه اچومه خو مهربانی اوکړئ لږ ګوره په 2013 کښې هم تاسو چې په اقتدار کښې راتللئ نو عمران خان صاحب څه چل کړے وو، په 2018 کښې چې بیا تاسو راغلئ چې تاسو څه چل کړے وو، لږه مهربانی به کوؤ چې دا

صوبه زمونږ د ټولو په شریکه ده، شوکت صاحب، تاسو هم په هغه کمیټی کښې ناست وئ، عاطف خان هم په هغه کمیټئ کښې ناست وو، د دوئ المیه دا ده چې مونږ ورسره یوه پیره مذاکرات اوکړل نو اول خو ئے مونږ له هغه سلطان خان راکړو، دوه کاله هغه دروغ اووئیل، بیا تیمور جهګړه صاحب شو، دوه هغه مثال دروغ اووئیل، بیا به کله عاطف صاحب شی او کله به شوکت صاحب شی، جناب سپیکر، که دوئ پښتانه وی، مونږه نااهله یو، د اپوزیشن د دې حلقو ممبران، په ډاګه په دې فلور باندې زمونږه د حلقو خلقو ته اووایئ چې مونږه نااهله یو خو که نن اختیار تاسو سره دے، تاسو زمونږه حلقو له فنډ نه ورکوئ، تاسو ذاتیات کوئ نو په دیکښې زمونږه نااهلی په کوم ځائے کښې ده؟ یره دا خو مونږه ته اووایئ، زمونږ ملګری یئ، جناب سپیکر صاحب، دا به دوئ منی، دوئ ترې نور څه جوړوی، دوئ ترینه دا جوړوی چې د دې ټولو ممبرانو د حلقو په لکهونو خلق راشی او د اسمبلئ ګهیراؤ اوکړی، دوئ دا غواړی چې د دې صوبې په تاریخ کښې د سی ایم هاؤس مخې ته احتجاج نه دے شوے، دوه ځله مونږه کیمپ اولګولو، په هغې ئے هم څه کار نشته، په هغې ئے هم څه کار نشته، دلته جهګړې اوشوې، په هغې ئے هم څه کار نشته جناب سپیکر صاحب، دا به منی چې دا د دې صوبې په تاریخ کښې، په تاریخ کښې، بیا دوئ خفه کیږی، دا حکومت داسې وی؟ دوئ د دې نه خپل ذاتی جاګیر جوړ کړے دے، دوئ د حکومت نه خپل ذاتی جاګیر جوړ کړے دے، جناب سپیکر صاحب، تاسو اوګورئ سیکرټریان ته نه پریږدې، بل بل څه کوې، د ایشیئن ډیویلپمنټ بینک چې کوم سکیم دے، سیکرټری ئے دومره Pressurize کړے دے، بلکه د سی اینډ ډبلیو کوم سیکرټری چې ریټائرډ شو، زه د نیب نه ګزارش کومه چې د هغه د اثاثو چهان بین دې اوکړی، کرپټ ترین سړے وو، بیا ریکارډ هم نه ورکوی، بیا د Donors چې کوم Consultant دے، هغه ئے هم دومره Pressurize کړے دے، Criteria ئے By pass کړه، د خپلو ممبرانو د پاره، یعنی بین الاضلاعی روډونه تاسو نه ورکوئ او د حکومت د ممبرانو دوه کلومیټره، یوه کلومیټر روډ تاسو ورکوئ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، دا ظلم دے، تاسو نه زمونږ دا طمع ده چې تاسو به Custodian of the House کردار اداکوئ، مونږ نه غواړو چې تاسو

سره زمونږه تلخې خبرې اوشی، تاسو بیا نثار له دهمکی ورکوئ، اختیار ولی له دهمکی ورکوئ چې بیا به دې اوباسم، تاسو سره اختیار شته جناب سپیکر، تاسو سره اختیار دے، که ما د اسمبلئ نه اوباسئ هم درسره اختیار دے، که خوک اوباسئ جناب سپیکر صاحب، خوچې تاسو فنډ هم نه ورکوئ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، زه یو هم نه اوباسمه، زه یو هم نه اوباسمه-----

جناب سردار حسین: تاسو ذاتیات هم کوئ او تاسو ممبران خبرې ته هم نه پریږدئ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی، خبرې ته ئے پریږدمه جی چې خبره د کوم څیز سره Relatedوی، هغه خبره اوکړئ چې د چا سره خبره ده، د هغه ډیر شوق دے، سوال دې راوړی زما هر منسټر به جواب ورکوی خو دا طریقه نه ده چې دے به پاڅی او چغې به وهی------

جناب سردار حسین: او جناب سپیکر صاحب، دا دې سره Relatedده-----

جناب ڈپٹی سپیکر: او دوئ ته اوګوره (شور اور قطع کلامی) کښینه، دوئ له د خبرې چل اوس ورخی؟ دا مشر سړے دے، دوئ له د خبرې چل ورخی-----

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، زه خبره راغونډومه، زه خبره راغونډومه-----

جناب ڈپٹی سپیکر: زه بهادر صاحب له Under rule 227 وارننګ ورکوم، Rule 227 under تاسو زه وارننګ درکوم، (شوراور قطع کلامی) جی جی، وایئ-

جناب سردار حسین: ته د دې اسمبلی نه، ته د دې اسمبلئ نه میدان جنګ مه جوړه کنه، دا یو خبره تاسو ته اوکړم (شوراور قطع کلامی) دا کومه طریقه ده-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، جی-

جناب سردار حسین: دا کومه طریقه ده، هغه خو هغه دے ناست دے، خدائے بخښلے-

جناب ڈپٹی سپیکر: دا کومه طریقه چې مونږه دا طریقې، ګوره ما مخکښې هم وئیلی وو، بیا هم وایم، بیا هم وایم، دا کرسئ څوک هم Pressurizeکولے نه شی-----

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب-----

جناب ڈپٹی سپیکر: دا کرسئ ځوک هم Pressurize کولے نه شی، دا واؤرئ۔

جناب سردار حسین: څنګه؟

جناب ڈپٹی سپیکر: دا کرسئ ځوک هم Pressurize کولے نه شی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: څه شے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: دا چیئر ځوک هم Pressurize کولے نه شی۔

جناب سردار حسین: اوهو، دا دا سې نه وی کنه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، یو منټ جی۔ (شوراور قطع کلامی) یو منټ جی، یو منټ جی، Pressurize کولے ئے شی؟ کښېنئ جی۔

جناب سردار حسین: زه به خبره جناب سپیکر صاحب-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، بابک صاحب، یو منټ جی۔ ستاسو سوال وو، تاسو په تفصیل سره خبرې کولې، ما درله موقع درکړه جی، خو ستاسو سوال جواب کښې که مینځ کښې نور ځوک پاځی نو هغه ته زه Allow کوم نه جی، خبره کوئ تاسو خپله۔

جناب سردار حسین: مهربانی، جناب سپیکر صاحب-----

جناب بہادر خان: جی زما خبره خو------

جناب ڈپٹی سپیکر: کښېنه، یو منټ جی۔

جناب سردار حسین: زه یو ریکویسټ تاسو ته کومه-----

جناب بہادر خان: جناب سپیکر، دا خو د رولز خبره ده، په رولز به دا ایوان چلوئ------

جناب ڈپٹی سپیکر: اؤ، دا سې رولز باندې به چلوؤ جی، رولز باندې، جی۔.Concerned Minister, to respond ورکړه Respond کړه جی۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: جی سپیکر صاحب، ما سپیکر صاحب-----

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور میں (شور) کوئسچنز آور میں دو منٹ باقی ہیں جی۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: څنګه چې سپیکر صاحب، څنګه چې د 1122 خبره اوشوه جی، هغې کښې اوس دا دے زمونږه د هر تحصیل د پاره-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ریاض خان صاحب، تاسو د خپل ډیپارټمنټ جواب ورکړئ، تاسو د خپل ډیپارټمنټ جواب ورکړئ۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: زه عرض کوم جی، دا جواب-----

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو د خپل ډیپارټمنټ جواب ورکړئ، 1122 او ریسکیو والا چې کله سوال راشی نو بیا به جواب ورکړئ جی۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: بنه، داسې ده چې دوئ د ایشیئن ډیویلپمنټ بینک خبره اوکړه، هغې کښې هم د دوئ د حلقې چې کوم Routes دی، هغه شامل دی، زه به دوئ ته اوښایم، هغه چې کوم ټیمز د هغې د پاره راغلی دی، لګیا دی خپله سروے کوی، ستاسو طرف ته چې راځی باقاعده تاسو سره به Co-ordinate کړی او تاسو چې کوم Identification کړے دے د سړکونو، په هغې کښې چې کوم د ټورازم سیکټر نه دی هغه هم پکښې دے، دا نور هم پکښې دی، داسې څه خبره اتره نشته دے۔ څنګ چې تاسو اووئیل زمونږه قابل احترام یئ او دا بونیر ټول زمونږ دے او صوبه هم ټوله زمونږه ده، داسې څه خبره نشته چې ګنی مونږ به په هغې کښې څه د پسند او ناپسند په بنیاد باندې به هغلته ډیویلپمنټ کیږی او بعضې ځایونه به محرومه پاتې کیږی، داسې به نه وی انشاءالله او چې څه خبره اتره وی، هغه خو ډائریکټ بیا ماته خپله باندې هم وئیلے شی او په دې اپوزیشن کښې زه نن کهلاؤ دلته ځکه دا خبره کوم چې یو د اپوزیشن ممبر دا وئیلے شی چې مونږ د دوئ سره رابطه کړې ده، زه خپله خبره ځکه کوم چې زما د ډیپارټمنټ وی چې ما ورسره رابطه کړې ده او د دې کار ټپوس مې کړے دے او مونږ ته Response نه دے ملاؤ، یا جواب نه دے ملاؤ یا مونږه مطمئن کړی نه یو ځکه زه دا ګڼړم چې دوئ که دلته کښې دی، د اپوزیشن شاته Mandate دے د عوام-----

جناب بہادر خان: جناب سپیکر، وزیر صاحب خو-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بهادر خان صاحب، کښېنئ کنه، بهادر خان صاحب، کښېنئ کنه، په خبره ته ځان نه پوهه کوې (شور) بهادر خان صاحب، کښېنئ، بهادر خان صاحب، کښېنه۔

جناب بہادر خان: جناب سپیکر، مونږ د ده په دې جواب بالکل مطمئن نه یو، مونږه۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کومه طریقې سره، کومه طریقه، طریقې دے نه کوی، بهادر خان صاحب۔

مشیر مواصلات و تعمیرات:: نور به په هغه پله باندې اوس اطمینان به د دوئ خدائے راولی، دغه اطمینان ورله مونږه اوس نه شو راوستے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہادر خان صاحب۔ کوئسچن نمبر 15566، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

* 15566 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق براہ کرم یہ بیان کریں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی ٹاسک فورس برائے انسانی حقوق اپریل 2021 میں قائم کی گئی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس ٹاسک فورس کی میٹنگ بلانے کا طریقہ کار کیا ہے، اب تک کتنے اجلاس منعقد کئے گئے ہیں اور ان میٹنگز کا ایجنڈا کیا تھا؛

(ج) مذکورہ ٹاسک فورس میں کل کتنے ممبران (بشمول منتخب ممبران صوبائی اسمبلی) شامل ہیں، اس ایوان نے پچھلے چھ سالوں میں جو اقدامات صوبائی ٹاسک فورس برائے انسانی حقوق کے بارے میں اٹھائے ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و پارلیمانی امور): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا کی حکومت نے صوبائی وزیر قانون کی سربراہی میں انسانی حقوق کے لئے ایک صوبائی ٹاسک فورس کا قیام عمل میں لایا ہے، ٹاسک فورس کا چیئرمین وزیر پارلیمانی امور وانسانی حقوق ہوتا ہے۔

(ب) صوبائی ٹاسک فورس برائے انسانی حقوق کا اجلاس بلانے کا طریقہ کار یہ ہے کہ ڈائریکٹر جنرل انسانی حقوق جو کہ ٹاسک فورس کا سیکرٹری اور ممبر ہے، بذریعہ محکمہ قانون تمام ممبران کو مدعو کرتا ہے۔ اب تک صوبائی ٹاسک فورس برائے انسانی حقوق کی دو میٹنگز ہوئی ہیں، صوبائی ٹاسک فورس برائے انسانی حقوق کا

تازہ ترین اجلاس 26.07.2022 کو محترم وزیر صوبائی پارلیمانی امور وانسانی حقوق کے زیر صدارت منعقد ہوا ہے جس میں صوبائی ایکشن پلان برائے انسانی حقوق 2020 پر عملدرآمد، انسانی حقوق سے متعلقہ قوانین کو بہتر کرنے اور ڈائریکٹوریٹ جنرل قانون وانسانی حقوق کو مزید مضبوط اور مؤثر بنانے پر سیر حاصل گفتگو کی گئی۔

(ج) مذکورہ ٹاسک فورس میں کل اٹھارہ ممبران ہیں جس کی سربراہی صوبائی وزیر قانون وانسانی حقوق کر رہے ہیں اور دیگر ممبران میں تین ممبران صوبائی اسمبلی اور چودہ اعلیٰ افسران شامل ہیں۔ اس ایوان نے پچھلے چھ سالوں میں جو اقدامات صوبائی ٹاسک فورس برائے انسانی حقوق کے بارے میں اٹھائے ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

صوبائی ٹاسک فورس محکمہ قانون مورخہ 17 اگست 2016 کو صوبائی وزیر قانون کی سربراہی میں تشکیل دی گئی تھی جس میں ڈائریکٹر انسانی حقوق بطور سیکرٹری شامل تھے۔

صوبائی ٹاسک فورس کا پہلا اجلاس 17.03.2017 کو منعقد ہوا۔

صوبائی ٹاسک فورس کو مورخہ 26.04.2021 کو مخصوص شرائط (ToRs) کے ذریعے دوبارہ تشکیل دیا گیا جس کا تازہ ترین اجلاس 26.07.2022 کو محترم وزیر صوبائی پارلیمانی امور وانسانی حقوق کے زیر صدارت منعقد ہوا۔

(شور اور قطع کلامی)

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جناب سپیکر، جناب سپیکر، House in order کریں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی ریحانہ اسماعیل صاحبہ، ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جی، میں نے یہ کوسچن کیا تھا صوبائی ٹاسک فورس اور ہیومن رائٹس کے بارے میں، تو اس کا جواب مجھے دیا گیا ہے کہ یہ 17 اگست 2016 کو بنا تھا، پھر Re constitute ہوتا ہے 26 اپریل 2021 کو، اس میں اٹھارہ ممبران ہیں۔ اس میں ہمارے تین صوبائی ممبران بھی ہیں اور باقی ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری بھی ہیں۔ اس کے ساتھ اس کے ToRs بھی لگے ہوئے ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ چھ سال ہو گئے ہیں اس ٹاسک فورس کو لیکن اس کی صرف دو میٹنگز ہوئی ہیں، پہلی میٹنگ، پہلا اجلاس جو ہوا ہے وہ 17 مارچ 2017 کو ہوا ہے اور دوسرا اجلاس اس کا 26 اپریل 2021، تیسرا اجلاس 27 جولائی 2022 کو ہوا ہے۔ یہ دوبارہ Re constitute ہوتا ہے 2021 کو، لیکن ایک سال کے

بعد اس کا اجلاس ہوتا ہے۔اس کی سنجیدگی کا اندازہ ہم یہاں پر لگا سکتے ہیں کہ گورنمنٹ ہیومن رائٹس کے بارے میں کتنی سنجیدہ ہے، اس کے اپنے لاء ڈیپارٹمنٹ نے پالیسی بنائی تھی 2018میں، اس کے ToRsمیں بھی لکھا ہوا ہے کہ اس کوImplement کرنا، پھر ایکشن پلان کا ذکر ہے کہ 2020 کے ایکشن پلان کوImplement کرنا، میں نے یہاں پر پوچھا ہے کہ اس میٹنگ کا ایجنڈا کیا تھا؟ تو انہوں نے کوئی خاص جواب نہیں دیا کہ سیر حاصل گفتگو ہوئی اور تازہ ترین اجلاس ہوا، تو اس تازہ ترین اجلاس کے بارے میں مجھے ڈیٹیل بتائی جائے کہ کیا کیا اقدامات ہوئے اور ڈیپارٹمنٹ نے ابھی تک کیا کیا ہے؟ اس کے لئے کوئی فنڈ بھی مختص کیا ہے کہ نہیں؟اس کے علاوہ اضلاع کی سطح پر اس کے لئے کوئی کمیٹیاں بنی ہیں کہ نہیں؟اس کی رپورٹنگ ہوتی ہے کہ نہیں؟ یہ ساری تفصیل دی جائے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

جناب شوکت علی یوسفزئی(وزیر پارلیمانی امور و محنت): جناب سپیکر، انہوں نے خو ہی بتا دیا ہے کہ Re constitute ہوا ہے یہ، اور اب یہ Parliamentary Affairs کے حوالے کیا گیا ہے اور اس کا چیئر مین Parliamentary Affairs کے جو منسٹر ہیں وہ ہیں اور جیسے ہی مجھے اس کا جواب ملا ہے اس کے فوراً بعد میں نے میٹنگ بلائی ہے اور اس میں جو تقریباً چھ سات ToRs تھے، اس کے مطابق ہم نے، جو سب سے اہم کام جو میں نے اس دن بھی کہا، کہ تمام ڈپٹی کمشنر زاور یہاں پہ جو ہمارا ہیومن رائٹس کا ڈائریکٹوریٹ ہے، اس کے اندر ایک Liaison ہم نے بنایا ہے اور ہم اس پہ کام کر رہے ہیں اور ابھی ان شاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتے ڈیڑھ میں اس کا جو ڈپٹی کمشنر ضلع کے اندر جو ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ہوتا ہے، اس کو فوکل پرسن بنایا گیا ہے اور ان کے آفس کے سامنے Boxes رکھے جائیں گے کہ جو Violation ہوتی ہے، جو لوگ سامنے نہیں آنا چاہتے ہیں وہ اس Box کے اندر صرف ایشو اور متعلقہ ڈیپارٹمنٹ اس کو وہ کریں گے اور نشاندہی کریں گے اور اس پہ ایکشن ہو گا۔ دوسرا جناب سپیکر، جو بہت بڑا ایشو چل رہا ہے کہ یہ ڈیپارٹمنٹ ابھی تک ایک ڈاکخانے کی صورت میں تھا، اس کے پاس کوئی اختیار نہیں تھا، بس آپ نے جا کر ایک رپورٹنگ کرنی ہے اور بتا دیا کہ وہاں پر فلاں فلاں جگہ پہ Violation ہو رہی ہے، پھر اس کے بعد آپ نے کسی بھی اس پہ بھجوا دیا یا تھانے کو بھجوا دیا یا، آگے کیا کارروائی ہوتی تھی؟اس کا کچھ علم نہیں تھا۔ ابھی جناب سپیکر، جو پہلا اجلاس ہم نے کرایا ہے، اس میں ترامیم ہم نے Propose کی ہیں امنڈمنٹس، کہ صرف یہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ یہ ضرور ہونا چاہیئے کہ اس کے اندر جو کم سے کم سزا ہو وہ Mention ہونی چاہیئے تاکہ اس سے کم نیچے نہ آئے بات، وہ بہت اچھی امنڈمنٹ دی ہے ہم نے، اس

کی جو پرفارمنس ہے، ہیومن رائٹس ڈیپارٹمنٹ کی، اس کی پرفارمنس بہتر ہوسکے گی۔ ایک اور چیز جناب سپیکر، جو اس ملک کے اندر کہ کہاں کہاں وہ ہوسکتا ہے؟ تو اس میں جناب سپیکر، ایک تو ویمن رائٹس ہیں، چلڈرن جو ہمارے چائلڈ لیبر اور باقی جو چلڈرن کے حقوق ہیں، مختلف چائلڈ رائٹس اور اس کے علاوہ لیبر کے حوالے سے اور خواتین کے حوالے سے، ینارٹیز کے حوالے سے، یہ سارے شعبے ہیں جناب سپیکر، جن کو Cover کیا گیا ہے اس میٹنگ میں، اور باقاعدہ ایک ٹاسک دیا گیا ہے، ہمارا ڈیپارٹمنٹ جو ہیومن رائٹس ہے، تمام محکموں کو خط لکھے گا ابھی کہ جو جو ڈیپارٹمنٹس ایک Minimum wage کے مطابق تنخواہیں نہیں دے رہے ہیں، چاہے وہ پرائیویٹ ہو چاہے وہ سرکاری ہو، اس کو ہم Monitor کر رہے ہیں۔ اس کا ڈیٹا اکٹھا کیا جا رہا ہے اور پورا ایک میکنزم جو ہے وہ پہلی دفعہ ڈسکس بھی ہوا میٹنگ کے اندر اور ان شاءاللہ تعالیٰ اس پہ ان کو بہت جلد نظر بھی آجائے گا، جو جو کام ہم کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ ہے کہ لیٹ ضرور ہوا ہے، میں بالکل ان کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں لیکن چونکہ مجھے ابھی ملا ہے اور ملنے کے ساتھ ہی میں نے میٹنگ کرائی ہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ ان کو میں Involve کروں گا وہ کئی جگہوں پہ، اور میں یہ Expect کرتا ہوں پوری اسمبلی سے کہ جہاں جہاں Human rights violation ہو رہی ہے اس کی ضرور نشاندہی کریں۔ اب ڈیپارٹمنٹ کے اندر اتنی سکت ہے کہ وہ اس کا نوٹس لے سکے گا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> چونکہ کوئسچنز آور ختم ہو چکا ہے، آخری سوال ہے تو میں اختیار ولی خان صاحب کا کوئسچن لیتا ہوں، 15622، جناب اختیار ولی خان صاحب، Answer be taken as read. جی۔ آپ سپلیمنٹری کریں جی۔

* <u>15622</u> _ <u>جناب اختیار ولی:</u> کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کی زیر نگرانی Directorate of Provincial Building Maintenance Cell کام کر رہا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈائریکٹوریٹ کے ذمے پشاور میں قائم سرکاری کالونیوں کی دیکھ بھال اور مرمت کا کام ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہر ایک کالونی کے لئے اپنا اپنا ایکسیئن، ایس ڈی او، سب انجینئر اور دیگر سٹاف متعین ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال جنوری 2015 سے جون 2021 تک سول کوارٹر، سول کالونی، ڈبگری اور گلشن رحمان کالونی کوہاٹ روڈ کے لئے کون کون ایس ڈی اوز اور سب انجینئرز اور دیگر سٹاف تعینات ہیں، ان کے نام، مدت تعیناتی بمعہ آرڈرز فراہم کئے جائیں؟

جناب ریاض خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی نہیں، سال 2015 تا جون 2021، Maintenance Division میں ایک ہی ایکسین تعینات ہوتا تھا اور اس کے نیچے مختلف ایس ڈی اوز اور سب انجینئرز مختلف کالونیوں میں تعینات ہوتے تھے۔ سال 2021 میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کی تنظیم نو کے تحت Maintenance Cell کو تین ڈویژنوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب اختیار ولی: شکریہ جناب سپیکر، دعوت دیتے ہوئے کبھی مسکرا بھی دیا کریں تاکہ ایوان کا ماحول خوشگوار رہے۔ میں وہی بات کر رہا ہوں جناب سپیکر صاحب، سوال آپ نے دیکھ لیا، میں نے ان سے پوچھا کہ جو ادارہ ہے یہ مواصلات اور تعمیرات کا، ادارے کا تو سنا ہے کہ یہ موجود ہے تو میں نے پوچھا کہ ان کا کوئی Maintenance Cell بھی ہے کہ نہیں ہے؟ خوشی ہوئی جان کر وہ دیکھا کہ اس میں "ہاں" لکھا ہوا ہے لیکن دکھ اس بات کا ہے، میں گزرا تھا، مجھے بونیر جانے کا اتفاق ہوا تھا، یہ طوطالئی والی جو سڑک ہے اس کی اتنی بری حالت ہے کہ میرے خیال میں اگر آپ کے پاس 'فور بائی فور' کی گاڑی نہ ہو تو کرولا اس سے نہیں جا سکتی ہے، اس کی حالت اتنی خراب ہے کہ وہاں سے ٹریفک کا گزرنا بڑا مشکل ہے، بڑی تکلیف دہ ہے اور منسٹر صاحب کی باتیں اپنی جگہ پہ بڑی اچھی ہیں، یہ بڑے خوش شکل منسٹر بھی ہیں، بڑے اچھے بندے ہیں لیکن جو بات یہ کر رہے ہیں، یہ زمینی حقائق کے بالکل متصادم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں ہم نے اتنے کروڑ یہاں لگا دیئے، اتنے کروڑ وہاں لگا دیئے، منسٹر صاحب، یہ پیسے یہ جو آپ لگا رہے ہیں، جو بات کر رہے ہیں، یہ زمین پہ دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ منسٹر صاحب سے میں یہ کہوں گا، کبھی آپ آئیں نوشہرہ میں اور بدرشی کاکا صاحب کے سلام کے لئے بھی جائیں، تو راستے میں بدرشی کا پھاٹک آتا ہے، یقین کریں آپ کی 'فور بائی فور' گاڑی بھی وہاں سے نہیں گزر سکتی، یہ حالت ہے۔ تو منسٹر صاحب، آپ اپنے محکمے سے بھرپور کام لیں، ان سے پوچھیں کہ کونسی سڑک کی کہاں پہ کیا صورتحال ہے، PKHA کیا کر رہی ہے، یہ سی اینڈ ڈبلیو کیا کر رہا ہے، ہائی وے ڈویژن کی ذمہ داری کیا ہے، Maintenance Cell

کی ذمہ داری کیا ہے؟ ہماری سڑکوں کی حالت خراب ہے۔اچھا،جہاں پہ اگر کوئی سوئی گیس کی لائن گزر گئی یا ٹیلی فون والوں نے کھدائی کر لی، بس جی وہاں تو پھر کھڈے ہی کھڈے، وہ اسی طرح رہ جاتے ہیں، تو جناب سپیکر، Maintenance کا Cell ان کا بالکل کام نہیں کر رہااور جو دوسری بات انہوں نے کی،یقیناً آپ کا جاہ و جلال اپنی جگہ پر،آپ کی کرسی کی شان اپنی جگہ پر، Rule 227 کی طاقت اپنی جگہ پر لیکن جناب سپیکر صاحب۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اختیار ولی صاحب،آپ اپنا کوئسچن ذرا دیکھ لیں۔

جناب اختیار ولی: کوئسچن پہ ہی بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، میں بتا رہا ہوں، آپ نے جو کوئسچن کیا ہے، آپ نے کیا ہے Directorate of Provincial Building Maintenance،توآپ بات روڈز کی کر رہے ہیں،یہاں پہ سوال آپ نے Building Maintenance کا کیا ہوا ہے،تو پہلے توآپ اپنے،یہ دونوں الگ الگ ہیں۔۔۔۔

جناب اختیار ولی: دونوں چیزیں سر،اگر آپ مجھے،اگر آپ مجھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دونوں الگ الگ ہیں،اس لئے میں نے کہا کہ آپ کا Answer جو ہے وہ to be taken as read. آپ سپلیمنٹری،آپ سپلیمنٹری کریں۔

جناب اختیار ولی: اگر آپ بات کرنے کی اجازت دیں گے تو میں بلڈنگ تک بھی پہنچ جاؤں گا،ابھی تو فی الحال میں سڑک پہ جا رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو پہلے جی،توآپ کے سوال،ایک منٹ جی۔

جناب اختیار ولی: سڑک سے ہوتے ہوئے میں بلڈنگ میں داخل ہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے سوال، سڑک پہ نہ جائیں،دیکھیں اختیار ولی صاحب،جو سپلیمنٹری،دیکھیں اختیار ولی صاحب،جو آپ نے کوئسچن پوچھا ہے Maintenance Building کا توآپ بلڈنگ ہی پہ رہیں،آپ کو سڑک پہ جانا ہے تو سڑک کے لئے کوئسچن دوسرا لے کر آئیں،وہ آپ کو جواب دے دیں گے جی۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر صاحب،یہ سوال اگر آپ تفصیلی دیکھ لیں، جب یہ میں نے جمع کیا تھا تو اس میں میں نے روڈ کا ذکر کیا تھا،اس میں روڈ کا ذکر ہے، میں نے باقاعدہ Mention کیا ہوا ہے کہ لال

کرتی کی سڑک نوشہرہ کینٹ وہاں سے ہوتی ہوئی جو بدرشی جاتی ہے وہ سڑک، اس کا ذکر کیا ہے، طوطالئی کا ذکر کیا ہے، اگر ادھر نہیں آیا تو اس کو آپ Re check کریں، یہ آپ کے سیکرٹریٹ کی کوتاہی ہو گی، مجھے اپنے سوال اور اپنی لکھی ہوئی چیزیں یاد ہوتی ہیں۔ دوسرا، میں ان کو یہ کہہ دوں سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ یہ چیک کریں، ان کا سوال چیک کریں۔

جناب اختیار ولی: سپیکر صاحب، یہ بھی انہوں نے کہا کہ جو اپوزیشن کے ممبرز ہیں تو سی ایم صاحب کی ہدایت کے مطابق کلاس فور کی نوکریوں ان کی منشاء کے مطابق یا ان کی Recommendation پہ ہوتی ہیں، ہمارے حلقے میں ایسا کچھ نہیں ہے، کلاس فور ایک بندہ ہماری Recommendation پہ بھرتی نہیں ہوا، اگر نہیں ہوا تو یہ اپنے ریکارڈ کو کم از کم درست کر لیں۔ اور اب آخر میں جناب سپیکر، میں ایک گزارش آپ سے کروں گا کہ کل 14 اگست گزری ہے، ہماری آزادی کا دن تھا، میں اجلاس کی کارروائی بڑے غور سے دیکھ رہا تھا کہ آج آپ تلاوت کے بعد یہاں پہ قومی ترانے کا بندوبست کرتے اور اس ہاؤس کو بھی یہ قومی ترانہ سننا چاہیئے تھا، میرے خیال میں آزادی کی کوئی قیمت نہیں ہے، آپ جس کرسی پر بیٹھے ہیں، میں جس کرسی پر بیٹھا ہوں، آپ سپیکر ہیں، یہ وزیر ہیں، کچھ مشیر ہیں، کچھ ممبرز ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

جناب اختیار ولی: یہ پاکستان کی بدولت ہے اور پاکستان کا قومی ترانہ آج اگر یہاں نہیں بجے گا تو میرے خیال میں ہماری آزادی ہم خود Celebrate نہیں کریں گے تو انڈیا والے کیا اس کو خاک Celebrate کریں گے، یہ دنیا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، Respond کریں۔ جی ریاض خان صاحب، Respond کریں۔

جناب ریاض خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): ډیرہ شکریہ، سپیکر صاحب۔ جو کوسچن میرے بھائی اختیار ولی صاحب نے کیا ہے، اس کے سوال کے چار حصے ہیں جناب سپیکر، (الف) میں یہ لکھتا ہے کہ آیا درست ہے، آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے ذریعے Directorate of Provincial Building Maintenance Cell کام کر رہا ہے؟ یہ (الف) میں ہے۔ تو اس کا جواب ہے "جی ہاں"۔ دوسرے میں لکھتے ہیں کہ آیا یہ پشاور میں قائم سرکاری کالونیوں کی دیکھ بھال، مرمت کا کام کرتا ہے؟ تو اس کا بھی جواب ہے کہ "جی ہاں"۔ تیسرے کا (ج) میں یہ ہے کہ آیا یہ بھی درست ہے کہ ہر ایک کالونی کے لئے اپنا ایکسیئن، ایس ڈی او اور سب انجینئرز اور سٹاف متعین ہوتے ہیں؟ تو اس کا

جواب "جی نہیں" ہے اور اس میں یہ ہے کہ 2015ء سے لے کر 2021ء تک Maintenance Division جو ہمارا Cell ہے اس میں ایک ہی ایکسیئن ہوا کرتا تھا لیکن 2001ء میں اس گورنمنٹ نے جو اس ڈیپارٹمنٹ کی Restructuring کی ہے، بلڈنگ ڈویژن کو الگ کیا ہے، ہائی وے ڈویژن کو الگ بنایا ہے، اس میں سے ایک Merged areas کا جو Concept تھا اس کے لئے ایک الگ چیف اس کو بھی ختم کر دیا ہے، ابھی اس میں تین ڈویژنز ہیں Maintenance Cell کے اور وہ اس میں مختلف نیچے اس کے ایس ڈی اوز، سب انجینئرز، کلرکس، سارے جتنے ایک ڈویژن میں لوگ کام کرتے ہیں، وہ سارے اس میں ہیں اور اس کا جو آخری حصہ ہے سوال کا، کہ 2015ء سے لیکر 2021ء تک سول کوارٹرز، سول کالونی، ڈبگری، گلشن رحمان کالونی، اس میں کون کونسے سب انجینئر سٹاف یہ لوگ تعینات ہیں؟ اس کی بھی پوری تفصیل یہاں پہ لکھی گئی ہے۔ اس میں جو انہوں نے ابھی بتایا ہے کہ روڈ کے حوالے سے، نوشہرہ یا کچھ اس طرح اس میں کوئی اس کا ذکر نہیں ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: یہ اس کا ضمنی یا اس کے لئے دوبارہ کوئسچن لے آئیں، ان شاءاللہ اس کا بھی جواب دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: باقی بونیر کی بات کی ہے، اس پہ ہماری بات ہوئی ہے، ابھی یہ پہلی دفعہ تحریک انصاف کو بونیر میں مینڈیٹ ملا ہے تو وہاں پہ جو ڈیویلپمنٹ ہو رہی ہے، یہ اس گورنمنٹ کی ہے، باقی تو وہاں پہ لوگ تھے، لوگ تھے وہاں پہ بہت سارے ممبرز تھے، مختلف پارٹیوں کے، بونیر کو اسی طرح ہی بے یار و مددگار چھوڑا تھا لیکن آپ بھی آئے تھے بونیر میں اور آپ نے جو وہاں پہ اپنی تقریر میں کہ ابھی موقع ملا ہے، تو میں صرف تھوڑا سا ان کی بات بس زیادہ نہیں کروں گا لیکن۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: جو آپ نے وہاں پہ سپیکر صاحب، میں اسی لئے یہ فلور پہ لے کر آنا چاہ رہا ہوں کیونکہ بونیر پٹھانوں کی اور ایک اصول پسند اور غیرتی لوگوں کی زمین ہے، جو میرے اس بھائی نے وہاں پہ، آپ یقین کریں میرے متعلق میرے بھائی فخر جہان کے متعلق وہ ریکارڈ پہ ہے کہ جو الفاظ وہاں پہ استعمال کئے، آپ یقین کریں یہاں پر ہم Colleagues سارے بیٹھے ہوئے ہیں، یہ پورے صوبے کے عوام

ہمیں دیکھ رہے ہیں کہ یہ وہ نازیبا الفاظ کم از کم کسی ایسے شخص کے لئے بھی نہیں استعمال کر سکتا جس میں کوئی وہ تھوڑی سی بھی وہ ہو، یہاں پر ہم ساتھ بیٹھتے ہیں، ساتھ اٹھتے ہیں، ایک علاقے کا مینڈیٹ لے کر آتے ہیں، میں نے بھی اس کا جواب ان کو دیا تھا لیکن یہ بھی میں نے کہا تھا کہ میں ادھر نوشہرہ میں آکر بھی یہ جواب دوں گا لیکن یہ مجھے زیب نہیں دیتا، میں نے کہا اللہ ان کو ہدایت دے، اللہ ان کو دوبارہ اس طرح کی توفیق نہ نصیب کرے کہ کسی کے متعلق ایسے الفاظ بیان کریں، باقی ہمارے بھائی ہیں، ادھر سے آئے ہیں اور جو جواب ان کو دیا ہے۔۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Thank you.

<u>مشیر مواصلات و تعمیرات</u>: جو چیز اس نے مانگی ہے وہ اس کو بالکل اسی طرح ہی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آئی ہے، باقی کو کسچن لے آئیں روڈ کے حوالے سے، ان شاءاللہ بونیر کے روڈیں جو ہیں وہ بنتے رہیں گے، وہ باقی نہیں رہیں گے، اس طرح بنتے رہیں گے ان شاءاللہ پورے صوبے کے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو جی۔ اختیار ولی صاحب نے کہا تھا، جو سوال میں نے کیا ہے وہ اس طرح نہیں تھا، تو یہ کاپی ان کو دے دیں جو ان کا سوال تھا، ان کے Sign کے ساتھ جو سوال انہوں نے کیا، اسی کا جواب انہیں منسٹر نے بھیجا ہے، جو یہ بات کہہ رہے ہیں۔ کوئسچنز آور ختم۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

15379 _ <u>جناب سراج الدین</u>: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

<u>(الف)</u> آیا یہ درست ہے کہ محکمہ بلدیات کے سیکرٹریٹ کے پلاننگ سیل میں چار پلاننگ افسران کی آسامیاں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس وقت محکمہ بلدیات کے سیکرٹریٹ کے پلاننگ سیل میں تعینات چار پلاننگ افسران کے نام کیا ہیں اور ان کی تعیناتی کب سے عمل میں لائی گئی ہے، نیز آیا محکمہ بلدیات کے پلاننگ سیل میں پلاننگ آفیسرز کی کتنی آسامیاں اس وقت خالی ہیں، اگر ہیں تو یہ آسامیاں خالی رہنے کی وجوہات کیا ہیں اور حکومت کب تک ان آسامیوں پر تقرری کرے گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب فیصل امین (وزیر بلدیات و دیہی ترقی)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ بلدیات کے سیکرٹریٹ کے پلاننگ سیل میں پلاننگ آفیسرز کی کل چار منظور شدہ آسامیاں ہیں، اس وقت دو پلاننگ آفیسرز محکمہ بلدیات میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں جن میں

بالترتیب جناب عاصم جاوید کو دسمبر 2020 اور جناب سردار احمد کو فروری 2022 میں محکمہ بلدیات میں ٹرانسفر کیا گیا۔ باقی دو عدد سیٹیں ابھی خالی ہیں اور اس سلسلے میں محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات سے خط و کتابت کی جاچکی ہے تاکہ مزید دو پلاننگ افسران کی جلد تعیناتی عمل میں لائی جاسکے۔ علاوہ ازیں ایک چیف پلاننگ آفیسر اور ایک سینئیر پلاننگ آفیسر بھی محکمہ ہذا میں تعینات ہیں۔

15726 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اربن ایریا ڈیویلپمنٹ اتھارٹی (UADA) ڈیرہ اسماعیل خان محکمہ ہذا کے زیر انتظام کام کر رہی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اتھارٹی نے پانچویں بورڈ میٹنگ کے ایجنڈا آئٹم نمبر 21 میں ملازمین کو گریجویٹی اور ریٹائرمنٹ پیکج دینے کے لئے پلاٹوں کی نیلامی کی متفقہ طور پر منظوری دی گئی ہے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ بورڈ نے نیلام شدہ پلاٹوں سے حاصل شدہ رقم کی منظوری صرف اور صرف ملازمین کی گریجویٹی اور ریٹائرمنٹ پیکج کی دی ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ حاصل شدہ رقم سے پراجیکٹ ڈائریکٹر ڈیرہ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ڈیرہ اسماعیل خان کے لئے نئی گاڑی بھی خریدی گئی ہے؛

(ذ) اگر (الف) تا (د) کے جواب اثبات میں ہوں تو:

(1) اس سلسلے میں کتنے پلاٹس نیلام کئے گئے اور ان سے کتنی رقم حاصل کی گئی؛

(2) حاصل شدہ رقم سے کتنے ملازمین کو گریجویٹی اور ریٹائرمنٹ پیکج کے تحت رقوم دی گئیں؛

(3) کتنے ملازمین مذکورہ پیکج سے رہ گئے ہیں، ان کو پیکج فراہم نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؛

(4) نیلام شدہ پلاٹوں سے حاصل شدہ رقم سے پراجیکٹ ڈائریکٹر ڈیرہ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ڈیرہ اسماعیل خان کے لئے جو نئی گاڑی خریدی گئی ہے اور اس کے دفتر کی تزئین و آرائش پر جو خرچ کی گئی اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب فیصل امین (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): (الف) جی ہاں، اربن ایریا ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ڈیرہ اسماعیل خان محکمہ ہذا کے زیر انتظام کام کر رہی ہے۔

(ب) جی ہاں، اربن ایریا ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ڈیرہ اسماعیل خان کو پانچویں بورڈ میٹنگ کے ایجنڈا آئٹم نمبر 21 میں ملازمین کو گریجویٹی اور ریٹائرمنٹ پیکج کی منظوری دی گئی ہے۔

(ج) اربن ایریا ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ڈیرہ اسماعیل خان کی حد تک پانچویں بورڈ میٹنگ کے ایجنڈا آئٹم نمبر 21 پلاٹوں کی نیلامی کو سی پی فنڈ، گریجویٹی اکاؤنٹ سے ملازمین کی تنخواہ کے لئے قرضے کی واپسی، موجودہ ملازمین کی تنخواہوں یا وہ ملازمین جو مالی مشکلات کے باعث وقت سے پہلے ریٹائرڈ کئے گئے یا وہ جو اپنے وقت پر ریٹائرڈ ہوئے یا جن کا معزز عدالت کی طرف سے پنشن ادائیگی کا حکم آیا، ان سب کو نیلام شدہ پلاٹوں سے حاصل شدہ رقم سے ادائیگی کی گئی۔

(د)(1) جی نہیں، مزید برآں اربن ایریا ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ڈیرہ اسماعیل خان کی حد تک تریالیس (43) پلاٹس نیلام کئے گئے اور ان سے تقریباً دس کروڑ موصول ہوئے۔

(2) اربن ایریا ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ڈیرہ اسماعیل خان کی حد تک 16 نمبرز ریٹائرڈ ایمپلائز (BPS-4 to BPS-16) کو تقریباً چھ کروڑ روپے گریجویٹی، سی پی فنڈ کی ادائیگی کی گئی، مزید برآں 17 نمبر ملازمین آفیسرز / آفیشل کو گریجویٹی اور سی پی فنڈ کی ادائیگی بقایا ہے۔

(3) اربن ایریا ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ڈیرہ اسماعیل خان کی حد تک سترہ ملازمین رہ گئے ہیں جن کو پیکج فراہم نہیں کیا گیا، ہاں اگر گورنمنٹ کی طرف سے کوئی امداد آگئی یا مستقبل میں پلاٹوں کی نیلامی کامیاب ہو گئی تو بقایا رہ جانے والے ریٹائرڈ ملازمین کو بھی جلد پیکج فراہم کر دیا جائے گا۔

(4) اربن ایریا ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ڈیرہ اسماعیل خان کی حد تک نیلام شدہ پلاٹوں سے حاصل شدہ رقم سے گاڑی نہیں خریدی گئی، دفتر کی حالت بہت خراب تھی، بارش کے دنوں میں چھتیں ٹپکتی تھیں جس سے قیمتی ریکارڈ کے ضائع ہونے کا خدشہ تھا، دفتر کے فرش بیٹھ چکے تھے، ان میں گڑھے پڑ گئے، ڈی ڈی اے فیڈر پر بیس گھنٹوں تک لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے جس سے دفتری کام ٹھپ ہو گئے تھے۔ دفتر کی چھتوں کی مرمت کی گئی، فرش مرمت کئے گئے اور دفتری اوقات کے دوران بلا تعطل بجلی کی فراہمی کے لئے ایک عدد 5KVA کا سولر پلانٹ لگایا گیا، دفتر کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے ایک عدد سمرسیبل پمپ لگایا گیا ہے۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Leave Applications: جناب فضل شکور خان صاحب، منسٹر، 15 اگست؛ جناب عبدالکریم خان صاحب، معاون خصوصی، 15 اگست؛ جناب عبدالسلام صاحب، ایم پی اے۔ 15 تا 31 اگست؛ جناب محب اللہ خان صاحب، منسٹر، 15 اگست؛ جناب ظہور شاکر صاحب، مشیر، 15

اگست، جناب محمد ریاض خان صاحب، ایم پی اے، 15 اگست؛ جناب تاج محمد ترند صاحب، معاون خصوصی، 15 تا 25 اگست؛ محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے، 15 اگست؛ سردار محمد یوسف زمان صاحب، ایم پی اے 15 اگست، جناب بابر سلیم سواتی صاحب، مشیر، 15 اگست؛ جناب محمود احمد بٹنی صاحب، ایم پی اے 15 اگست؛ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے، 15 اگست؛ جناب روی کمار صاحب، ایم پی اے، 15 اگست۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The leave is granted.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> مجھے آج بہت خوشی ہو رہی ہے کہ میری لفٹ سائڈ پہ ہمارے ایک ایم پی اے انور حیات صاحب میرے خیال سے سات آٹھ مہینے بعد اسمبلی تشریف لائے ہیں، تو ان کو تھوڑا تمام ویلکم کریں۔ میرے خیال سے سال سے زیادہ ہو گیا ہے کہ یہ جب یہاں پر آئے ہیں۔ (تالیاں)

تحریک التواء

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Item No. 6, 'Adjournment Motions': Mr. Inayatullah, MPA, Mr. Sirajuddin, MPA and Ms. Humaira Khatoon MPA, to please move their joint adjournment motion No. 441.

<u>جناب عنایت اللہ:</u> بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ ہم صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا قواعد انضباط وطریقہ کار مجریہ 1988ء کے قاعدہ 69 کے تحت اس معزز ایوان میں ایک انتہائی اہم اور فوری عوامی نوعیت کے مسئلہ سے متعلق تحریک التواء پیش کرتے ہیں، وہ یہ کہ سوات ملاکنڈ ڈویژن کے دیگر اضلاع سمیت تمام سابقہ قبائلی اضلاع میں امن وامان کی روز بروز بگڑتی صورتحال سے عوام میں پائی جانے والی شدید تشویش اور اضطراب سے متعلق ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا بالخصوص ملاکنڈ ڈویژن اور سابقہ Merged اضلاع میں ایک بار پھر بدامنی کی لہر پیدا ہوئی ہے اور پے در پے ٹارگٹ کلنگ کے واقعات سمیت گزشتہ رات سوات میں مسلح افراد کی جانب سے ڈی ایس پی سمیت قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں کو یرغمال بنانے اور ضلع دیر لوئر کے علاقہ میدان سے حکمران جماعت سے تعلق رکھنے والے رکن صوبائی اسمبلی ملک لیاقت علی کی گاڑی پر مسلح افراد کے حملے میں چار بے گناہ افراد کی شہادت اور عوام کے منتخب نمائندے کو شدید زخمی کرنے کے واقعہ سے عوام میں شدید تشویش کی لہر پیدا ہوئی ہے، لہذا ان حالات میں اس معزز ایوان

میں معمول کی کارروائی کو روک کر اس انتہائی اہم عوامی مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اس تحریک التواء کو بحث کرنے کے لئے منظور کیا جائے تاکہ سوات اور ملاکنڈ ڈویژن کے دیگر اضلاع سمیت سابقہ قبائلی اضلاع میں امن وامان کی روز بروز بگڑتی صورتحال کے اصل حقائق قوم کے سامنے لائے جا سکیں اور عوام میں پائی جانی والی تشویش کا سدباب ممکن ہو سکے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> حمیرا خاتون صاحبہ، آپ بھی، ٹھیک ہے جی، میں گورنمنٹ سے، جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت):</u> جناب سپیکر، بالکل اس پہ بحث ہونی چاہیئے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> لیکن میری گزارش ہے کہ چونکہ تین دن میرے خیال سے اس میں ہوتے ہیں کہ تین دن میں، تو ہم ایک Proper جواب بھی لے لیں گے، یہ جو جو ادارے جو جو کارروائی کر چکے ہیں یا جو کارروائیاں ہو رہی ہیں، پوری ڈیٹیل لے کر ان شاءاللہ تعالیٰ کل یا پرسوں جو بھی آپ Date مقرر کریں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(قطع کلامی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی جی، یہی میں کہہ رہا ہوں جی، همایون صاحب، دې باندې اوس بحث نه شي کولے څکه چې هغه مخکښې پیش شو، زه ئے صرف هاؤس ته Put کومه اوس، Is it the desire یو منټ جی Is it the ګوره جی شوکت صاحب چې څنګه اووئیل چې دې باندې Proper جواب راشي د ګورنمنټ سائډ نه څنګه جواب راشي Proper، اؤ جی، چې Proper جواب راشي، ګوره جی Proper جواب چې پرې راشي په دې باندې Is it the desire of the House that، همایون صاحب، تاسو کښېنئ لږ۔

Is it the desire of the House that the adjournment motion moved by the honorable Members may be adopted for detailed discussion, in House, under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who in favour if it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’|.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The “Ayes” have it, admitted.

(قطع کلامی اور شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نه جی، دا اوس Admit شوجی۔ عنایت الله صاحب، گورئ یو منټ جی، یو منټ عنایت الله صاحب، گورئ جی عنایت الله صاحب، دا چې Admit شوکنه جی، گورئ جی بیا یو منټ تاسو چې اوس خبره، یو منټ جی، عنایت الله صاحب، تاسو چې اوس خبره اوکړئ کنه نو بیا به، تاسو چې اوس خبره اوکړئ جی نو بیابه گورنمنټ ضرور جواب ورکوی، نو لهذا هم دا دې د پاره وایم، ټولو له به جواب بیا ورکول غواړی، نه نشته، نہیں، .No

توجہ دلاؤنوٹس

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Item No. 7, 'Call Attention Notices': Mr. Salahuddin, MPA, to please move his call attention No. 2467. Salahuddin Sahib.

<u>جناب صلاح الدین:</u> جناب سپیکر، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں وزیر برائے محکمہ آبپاشی اور ایڈمنسٹریشن As well کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ کوہاٹ روڈ۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> محب الله خان صاحب، واورئ، داتاسو سوال دے، محب الله، محب الله خان صاحب، محب الله صاحب۔ محب اللہ صاحب، آپ کا کال اٹنشن نوٹس ہے، سنو جی، اور فضل الہیٰ صاحب، اپنی سیٹ پر آپ جائیں، ان کو منسٹر صاحب سے باتوں میں لگا دیا ہے آپ نے، فضل الہیٰ صاحب، اپنی سیٹ پہ جائیں، نہیں نہیں، آپ اپنی سیٹ پہ جائیں، وہ کام کر رہا ہے، اپنی سیٹ پہ جائیں، آپ اٹھ جائیں اور اپنی سیٹ پہ جائیں، فضل الہیٰ صاحب، میں کیا کہہ رہا ہوں آپ کو، آپ اپنی سیٹ پہ چلے جائیں۔ کال اٹنشن نوٹس ہے ان کا، آپ کی اپنی گورنمنٹ کے منسٹر، کہیں بھی آپ بات کر سکتے ہیں، آپ بیٹھ جائیں، اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں، جی۔

<u>جناب صلاح الدین:</u> سیفن چوک سے منسلک برلب نہر تارینگ روڈ جس پر سرکاری خزانے سے خطیر رقم خرچ ہوئی ہے اور جو کہ باڑہ ریور جس کو خوڑ بھی کہتے ہیں، پر سے گزرتی ہے، اس پر خطیر رقم خرچ ہونے کے باوجود مذکورہ سڑک کھنڈرات کا منظر پیش کر رہی ہے اور سڑک پہ واقع پل انتہائی خستہ اور خراب حالت میں ہے۔ اس کے ساتھ ہی دور دراز علاقوں سے لوگ گند لا کر اس سڑک کے کنارے اور خوڑ میں

اور نہر میں پھینکتے ہیں جس سے بیماریاں پھیلنے کا خدشہ بھی ہے، حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت جلد از جلد مکمل کرنے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل الہیٰ، آپ بیٹھ جائیں اپنی سیٹ پہ، آج آپ بالکل بلاول جیسی حرکتیں کر رہے ہیں۔

جناب صلاح الدین: اور گند کے لئے متبادل جگہ ڈھونڈ لیں کہ یہ انتظامات کریں تاکہ اہل علاقہ کے مسائل حل ہو سکیں اور سڑک کی شائستگی بھی برقرار رہے۔

The issue that I had highlighted or the roads that I am pointing at, or the bridges that I am bringing under discussion, they are on both sides of Warsak Kanal and actually they are on both sides, on either side, they are dual carriage wastes.

جناب ڈپٹی سپیکر: بادشاہ صالح صاحب، بیٹھ جائیں، بادشاہ صالح صاحب، عنایت اللہ خان صاحب، عنایت اللہ خان صاحب، بادشاہ صالح صاحب، ان کو بات کرنے دیں اپوزیشن کے ممبر ہیں، آپ کو زیادہ بات کرنے کا شوق ہے تو آپ لابی میں جا کر بات کر لیں۔

Mr. Salahuddin: Sir, ----

ڈپٹی سپیکر: جی۔

Mr. Salahuddin: The issue that I wanted to highlight is regarding Warsak Kanal on both sides, on both sides of Warsak Kanals.

ډیرې غټې پیسې پرې باندې د عوامو د دې خوارې غریبې صوبې پرې باندې لګیدلې دی او هغه فائده ترې نه حاصلیږی چې کومه پکار وه او د هغې د پاره وجه ده دلته کوم چې د باړې پل پرې باندې جوړ دے، په دې نهر باندې دغلته کبنې کرش پلانټس دی او هغه یو نه دے، ډیر دی، هغوی ګرد جوړ کړے دے، pollution ئے جوړ کړے دے او Noise pollution هم دے، هغې سره سره دغلته کبنې چې کله هغه پلونو ته راشې نو دا نوی پلونه دی، ډیر لوئې رقم پرې خرچ شوے دے او هغه کهنډرات ترې نه جوړ شوی دی ځکه چې د هغې نه دا هغوی دا Spillage د هغې دا کوم ګند چې دے دا راځی، دا هغلته جمع کیږی او په دې باندې ډیر لوئې ټریفک دے۔ د سیفن نه، د کوهاټ روډ نه په دې باندې ټریلرز او دا هیوی وهیکلز دا ټول Divert کوی دې طرف ته او هغه چې دلته راشی نو دا روډ مکمل طور باندې بلاک شی او بدقسمتئ یا خوش قسمتئ نه زه روزانه په دې باندې راځمه، هم سحر او بیا واپس ځمه هم، او دا هم دغسې بلاک وی، نو

حکومت یواځې زه دغه خبره نه کومه، دا ایریګیشن یواځې نه، دا د ایډمنسټریشن هم دا ډی سی دا اے سی دا دوئ له ئے چې 3500 / 3400 CC CC ګاډی ورکړی وی خو هغوی بدقسمتئ نه چرته د آفس نه بهر نه راا وځی ځکه چې هغه خو نازک وی، هغه که بار راا وځی نو ګرمی به ئے اوشی نو هغوی که دلته راشی او هغوی لړ او ګوری د خلقو تکلیف ته۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک ده، ستاسو کال اټنشن نوټس راغلو جی، تاسو نوټس کښې راغلو جی۔

جناب صلاح الدین: اودریږئ سر، لا خو خبره پاتې ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی، تاسو والا کال اټنشن چې دے ګورنمنټ کښې دے۔

جناب صلاح الدین: چې زه خو ورته لړ Highlight کړم کنه، بیا مونږ ته موقع کوم ځائې ملاویږی جی، چې موقع راغله نو ما کولو چې دوئ لړ تفصیل سره۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: To the point خبره اوکړئ، کال اټنشن نوټس دې د پاره وی۔

جناب صلاح الدین: هم د هغه تفصیل سره هم دغه وایم ورته کنه، دا ورته Highlight کوم کنه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب صلاح الدین: نو یو خو دغه چې دغلته دا پولونه چې دی دا دې ټهیک کړے شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں۔

جناب صلاح الدین: یو بله دا چې دغلته دا کوم کوم کرش پلانټس دی او دوئ کومه مسئله جوړه کړې ده، دغه دې ایډمنسټریشن په Priority basis باندې او Priority basis نه، مطلب ورځ دوه درې، هغې نه کال مطلب نه، هغې کښې حل کړی۔ دې سره سره د ایډمنسټریشن خبره کوؤ نو د بډه بیرې تهانې سره بډه بیره یو لوئې کلے دے او زما علاقه ده، هغې سره په rush hours, evening rush Morning hours کښې دغلته په نیمه ګهنټه کښې د دوه منټو ځائې ئے په نیمه ګهنټه کښې نه Cross کیږی، پولیس هم هلته کښې شته دے، هیڅوک ئے غم نه

کوی، ایډمنسټریشن دے، دا به زمونږ ریکویسټ وی منسټر صاحب ته چې دا ایډمنسټریشن دې، دا ډی سی دې، دا اے سیز دې دوئ دې لږ رااوباسی، دوئ دې په دې روډونو باندې خپل کار اوکړی او دا روډ، روډ دې روان او دهغه هائی وے ده، دا هائی وے باندې به روان نه وی نو په هغې باندې تلې نه شی نو په دې ته دې ګورنمنټ لږ اټنشن ورکړی او دا زمونږه او دې علاقې مسئلې دې حل کړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شوه، کښېنه ته، کښېنه۔

جناب صلاح الدین: ډیره مننه سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا کال اټنشن نوټس دے، په دې بحث نه شی، دا کال اټنشن نوټس په دې بحث نه شی کیدے، کښینئ جی۔ .Concerned Minister, respond, ji

جناب ارشد ایوب خان (وزیر آبپاشی): شکریہ سپیکر صاحب، آنریبل ممبر نے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جناب۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر آبپاشی: میں یاران کا جواب دے دوں ناں پہلے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

وزیر آبپاشی: میں دو منٹ میں ختم کروں پھر آپ اپنی بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، آپ بات کریں، یہ کال اٹنشن نوٹس ہے، اس پہ کوئی بحث نہیں ہوتی۔

وزیر آبپاشی: سپیکر صاحب، انہوں نے بڑا اچھا سوال کیا ہے، اس کا تفصیلاً ان کو جواب بھی مل گیا ہے، ادھر یہ ورسک گریوٹی کینال روڈ ہے اور ہائی کورٹ کا Decision ہے، پی ڈی اے کو یہ Instruct ہائی کورٹ کی طرف سے کیا گیا ہے کہ اس روڈ کے کنال کی دونوں سائڈز پہ Drainage اور Sanitation کے لئے ادھر آپ کو یہ نالے بنانا پڑیں گے، یہ جس طرح آنریبل ممبر نے بھی ادھر کہا ہے، وہ زور و شور سے کام لگا ہوا ہے، میں تھوڑا سا اگر تفصیلاً ممبر میرے بڑے زبردست ہیں، یہ تین زبانوں میں بات کرتے ہیں، انگریزی سے شروع ہوتے ہیں، اردو بھی بڑی اچھی بولتے ہیں اور پشتو بھی بولتے ہیں، تو تھوڑا سا میں بھی انگریزی بول لیتا ہوں، اگر آپ اجازت دیں، ہائی کورٹ کا فیصلہ آیا ہے، اس فیصلے میں یہ تھا جو پی ڈی اے کو Instruct کیا گیا ہے،

Diversion / handling of municipal industrial effluents and social waste, polluting the major canals of Peshawar valley.

اے ڈی پی نمبر بھی دیا ہوا ہے، یہ Proper ایک سکیم ہے، یہ ابھی مجھے جو اطلاع ہے، یہ ہماری سکیم نہیں ہے، یہ پی ڈی اے کی سکیم ہے جو لوکل گورنمنٹ کے نیچے آتی ہے، یہ سکیم جاری ہے، Naturally جب اتنے بڑے پیمانے پہ کام ہو رہا ہے تو اس سے Inconvenience تو ہو گی، کھدائی بھی ہو گی، کنسٹرکشن میٹریل بھی ادھر ہوں گے، تو میں ادھر ان کو Assure کرانا چاہتا ہوں، یہ پی ڈی اے کی Responsibility ہے اسی پراجیکٹ کے تحت، اسی پراجیکٹ کے تحت جو روڈز آپ کے خراب ہوئے ہیں، ان کو یہ دوبارہ آپ کو یہ بنا کر دیں گے۔ ابھی آخری جوان کا سوال تھا، وہ بھی بڑا Important ہے اور میں ان کا شکر گزار بھی ہوں، انہوں نے کافی دفعہ یہ سوال اٹھایا جناب سپیکر، کہ ادھر ہمارے جو کینال ہیں، ادھر کوڑا کرکٹ لوگ اپنی Sanitation سارا کچھ ان کینال میں پھینک رہے ہیں، ابھی پشاور میں آپ نے دیکھا ہو گا، سب سے بڑا مسئلہ ہے کہ مال مویشیوں کی بہت بڑی بیماری یہاں پھیلی ہوئی ہے، لوگ پوری پوری گائے بھینسیں اس کینال میں پھینک رہے ہیں، ابھی ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کیا کرے؟ یہ تو Handle ہی نہیں ہو سکتا، میں تو کہتا ہوں اس پہ آپ کوئی رولنگ بھی دیں، کوئی رولنگ دیں کہ اس کو فوری طور پر بند کیا جائے۔ ہمیشہ میں On the Floor of the House میں کتنی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ کوئی Awareness، ہم کوئی Awareness اگاہی مہم چلائیں، لوگوں کو آگاہ کریں کہ یہ اپنا کوڑا کرکٹ نالوں میں مہربانی کرکے آپ نہ پھینکیں۔ تو اس میں میں یہی گزارش کر سکتا ہوں کہ ہم ریکویسٹ کریں گے پی ڈی اے کو، ڈبلیو ایس ایس پی کو کہ اس روڈ کی دونوں سائڈز پہ بڑے کنٹینرز یا ڈسٹ بین رکھے جائیں اور لوگوں کو تھوڑی سی ہدایت کی جائے اور تھوڑی سی ریکویسٹ اور گزارش کی جائے کہ اپنا کوڑا کرکٹ آپ ان ڈسٹ بین میں ڈالیں۔ شکریہ جی۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Call attention Notice: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her call attention notice No.2474.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں وزیر برائے مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ سرکاری اہلکاروں کی رہائش کے لئے مختص گلشن رحمان کالونی کوہاٹ روڈ پشاور کے مکینوں کے لئے پانی کی دو عدد ٹینکی ہونے کے باوجود گھریلو استعمال کے لئے پانی ناپید ہے۔ بجلی جاتے ہی پانی کی ترسیل بھی فوراً بند ہو جاتی ہے جس سے مکینوں میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے۔ گلشن رحمان کالونی میں مکینوں میں پانی کی ترسیل بہم پہنچانے کے لئے نئی تعمیر شدہ

واٹر ٹینکی پر خطیر رقم خرچ ہوئی لیکن ناقص منصوبہ بندی کی وجہ سے دوعدد واٹر ٹینک سے وہاں کے مکینوں کے لئے پانی کیوں ناپید ہے؟ حکومت متعلقہ حکام کے خلاف قانونی اور محکمانہ کارروائی کرے اور مکمل تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کرے۔

جناب سپیکر صاحب، اس میں گلشن رحمان کالونی ہے جو کہ ہمارے جو سول سرونٹس ہیں، ان کے لئے یہ مختص ہے، جو لوگ وہاں پہ رہتے ہیں۔ یہاں پہ پانی کی ایک بڑی ٹینکی بنائی گئی تھی اور اس کے ساتھ ٹیوب ویل تھا۔ پھر اس کے بعد جناب سپیکر صاحب، ہمیں منسٹر صاحب کو تو آپ کے توسط سے ان کو تو الزام نہیں دوں گی لیکن ان کا جو انجینئر تھا یا جو ان کا سیکرٹری تھا یا جو بھی تھا، اس کے دماغ میں فوراً ایک کرپشن کی وہ بات آئی کہ اب اس میں پیسہ کیسے کمانا ہے؟ تو جناب سپیکر صاحب، اس نے اسی کالونی میں ایک دوسری Huge ٹینکی بنادی پانی کی، جس کو کہ جناب سپیکر صاحب، پہلی ٹینکی چونکہ ایک گھنٹہ بجلی آتی ہے ایک گھنٹہ بجلی نہیں آتی ہے، جونہی ایک گھنٹہ بجلی آتی ہے تو وہ ٹینکی تو ابھی بھری نہیں ہوتی ہے کہ وہ مکین جو ہیں تو اس علاقے کے مکین اس پانی کو کپڑے دھونے میں، بچوں کو نہانے میں، خود نہانے میں، جو بھی کھانا پکانا، برتن دھونا سب، گھر دھونا، اس میں وہ پانی کی ٹینکی ختم ہو جاتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں تک تو ٹھیک ہے کہ اس کے ساتھ ایک مطلب انہوں نے ٹیوب ویل بنایا جس سے کہ وہ پانی کو ٹینکی تک پہنچاتا ہے لیکن مجھے یعنی جو بھی، آپ انجینئر کہہ لیں، میں اس کو اس دوسری ٹینکی کے اوپر لے جاکر ایک تمغہ جرات دینا چاہتی ہوں، کہ جس نے دوسری ٹینکی بنائی لیکن اس کے ساتھ کوئی کسی قسم کا اس نے ٹیوب ویل نہیں لگایا۔ اگر پانی دوسری ٹینکی میں ابھی پورا نہیں ہوتا ہے تو دوسری ٹینکی بنانے پہ کروڑوں روپیہ خرچ کیوں کیا گیا جناب سپیکر؟ مجھے اس بات پہ افسوس ہے کہ انہوں نے نہ اس کا جائزہ لیا نہ منسٹر صاحب نے یہ پوچھا کہ بھئی جب ایک کالونی ہے، اس میں ٹیوب ویل لگا ہوا ہے اور بجلی کی Fluctuation ہوتی ہے، ایک گھنٹہ آتی ہے ایک گھنٹہ نہیں آتی ہے اور وہ پانی کی ٹینکی ابھی بھری بھی نہیں ہوتی کہ وہ خالی ہو جاتی ہے، دوسری ٹینکی بنانے کا مجھے بتائیں کہ کیا جواز بنتا ہے؟ جواز یہی بنتا ہے کہ ان کا جو Lower staff ہے، وہ پیسہ کمانے کے چکر میں ہے کہ جی ٹینکی کو بنائیں گے، اس میں سے کمیشن لیں گے اپنا، کیونکہ اس کے ساتھ دوسرا ٹیوب ویل نہیں بنایا گیا۔ جب دوسرا ٹیوب ویل نہیں بنایا گیا تو دوسری ٹینکی ابھی تک خالی پڑی ہوئی ہے، اس میں ایک قطرہ پانی کا نہیں گیا اور لوگوں کو اس سے سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ میرا خیال ہے یہاں پہ جو ہماری اسمبلی کے بہت سے لوگ اس گلشن رحمان

کالونی میں رہتے ہوں گے، آپ ان سے پوچھیں کہ ان کے گھر میں پانی کا عذاب بنا ہوا ہے، پینے کا پانی تک نہیں ہوتا جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں چاہتی ہوں کہ اس پہ فل انکوائری ہو کہ دوسری ٹینکی اگر بنائی گئی ہے تو کس وجہ سے بنائی گئی ہے؟ ایک ٹینکی جب بھرتی نہیں ہے تو دوسری ٹینکی کے لئے ٹیوب ویل کیوں نہیں بنایا گیا؟ اس کے لئے دوسرا ٹرانسفارمر کیوں نہیں Arrange کیا گیا؟ اس کے لئے باقاعدہ اگر ایک گھنٹہ بجلی آتی ہے اور ایک ٹینکی آدھی بھری جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسری ٹینکی جب بن رہی تھی یا بنی ہے تو اس ٹینکی کے ساتھ بھی ٹیوب ویل بھی ہونا چاہیئے تھا اور ٹرانسفارمر بھی ہونا چاہیے تھا، تو جناب سپیکر صاحب، مجھے تو اس Logic کی ابھی تک کوئی سمجھ نہیں آئی ہے، سمجھ یہی آرہی ہے کہ ان کا جو نچلا (سٹاف) ان کے جو Under سٹاف ہے، انہوں نے خوب اس میں کرپشن کی ہے، انہوں نے پیسہ کمانے کے لئے دوسری ٹینکی بنائی ہے جس کے لئے میں چاہتی ہوں کہ آپ کے توسط سے کہ وزیر صاحب اپنے اس پہ انکوائری کروائیں کہ یہ دوسری ٹینکی کیوں بنائی گئی ہے اور اگر بنائی گئی ہے تو اس پہ ٹیوب ویل کیوں نہیں لگایا گیا؟ اس میں دوسرا جو ہے ٹرانسفارمر کیوں نہیں لگایا گیا؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u> : ٹھیک ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: کیونکہ وہاں کے لوگوں کی حالت جو ہے وہ ابھی ایسی ہے کہ ان کو پانی پینے کا میسر نہیں ہے۔ تھینک یو، جی۔

<u>Deputy Speaker Speaker</u>: Concerned Minster, to respond.

<u>جناب ریاض خان (مشیر مواصلات و تعمیرات)</u>: جناب سپیکر صاحب، میں یقیناً Appreciate کرتا ہوں نگہت بی بی کو کہ جب بھی کہیں عوامی ایشو ہو، مسئلہ ہو تو یہ Highlight کرتی ہیں اور ارباب اختیار جو ہے حکومت اس کے نوٹس میں لے کر آتی ہیں۔ یہ پہلی دفعہ مجھے ابھی یہ پتہ چلا ہے اور جب سے مجھے آیا ہے کال اٹنشن پرسوں، تو میں نے اسی وقت ڈیپارٹمنٹ سے اس کے متعلق پوچھا ہے اور جواب کا تو ان کو پتہ ہے سارا کہ جو پرانی ٹینکی تھی وہ ناکافی تھی، اس میں پانی سٹوریج کا بھی ایشو تھا، اوپر لوڈ شیڈنگ کا بھی ایک عذاب ہے تو اس سے وہ جتنے بھی وہاں پر دو سو پینسٹھ (265) فلیٹس ہیں، وہاں پر ضروریات پوری کرنا مشکل ہے لیکن جو ڈیپارٹمنٹ ہے وہ دوسرے Sources سے بھی پانی کی دستیابی یقینی بنا رہا ہے وہاں پہ، لیکن جو دوسری ٹینکی بنی ہے وہاں پہ، جو بڑی سائز کی ہے تو اس کا ابھی مجھے بتایا گیا تھا صبح ہی میں نے اس سے پھر دوبارہ پتہ کیا کہ مجھے ٹائم لائن دے دیں، ٹائم فریم دے دیں کہ یہ کب تک Update /

operatioalize کریں گے، Functionalize کریں گے؟ تو یہ اگلے جمعرات جمعہ تک میں نے ٹائم لیا ہے کہ جمعرات جمعہ تک یہ کمپلیٹ کریں اور اس کو سٹارٹ کریں یا اگر اس میں پھر کوئی دوبارہ ایشو نہ ہو اور جمعہ ہفتہ تک ان شاء اللہ میں یہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ اس میں اگر کچھ اس طرح کی دوبارہ ہوئی تو پھر دوسرے ٹیوب ویل بنانا یا ٹرانسفارمر لگانا کوئی ایشو نہیں ہے، ان شاء اللہ وہ بھی کرادیں گے اور جو ایشو ہے، ان شاء اللہ اس کو Resolve کریں گے، ختم کریں گے کیونکہ یہ ذمہ داری ہے گورنمنٹ کی، کہ اپنے لوگوں کو جو خاص کر ہمارے یہاں پر سرونٹس ہیں یا ہمارے عام لوگ ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : ٹھیک ہے۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: پانی کی دستیابی ان شاء اللہ ان کو یقینی بنائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

اپر سوات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ترمیمی بل مجریہ 2022 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 8: Minister concerned, on behalf of the honourable Chief Minister, to please introduce before the House the Upper Swat Development Authority (Amendment) Bill, 2022. Honorable Minister Sahib.

Mr. Shaukat Ali Yousufzai (Minister for Labour): Janab Speaker, on behalf of the honourable Chief Minister, I introduce the Upper Swat Development Authority (Amendment) Bill, 2022, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced. The sitting is adjourned till 02.00 pm, afternoon, Tuesday, 16th August, 2022.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 16 اگست 2022ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)